باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان
ABC CERTIFIED
Daily AAINA Quetta
روزنامہ آئینہ کوئٹہ
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر: نعیم الزمان ملاخیل
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 ✵ Daily.aaina94@gmail.com
جلد نمبر 30 | بروز بدھ 22 جولائی 2026ء 1447ھ ہجری | قیمت 5 روپے | شمارہ نمبر 194

ن لیگ احساسِ محرومی کے خاتمے اور ترقی کے لیے کوشاں ہے، محمد خان لہڑی

بلوچستان میں احساسِ محرومی کے خاتمے اور عوامی مسائل کے حل کے لیے موثر اقدامات کر رہی ہے۔ محکمہ ایکسائز کو جدید خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے

محکمہ ایکسائز میں فرائض سے غفلت برتنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے دیانتداری کے ساتھ فرائض سرانجام دینے والے افسران واہلکاروں کی مکمل حوصلہ افزائی کی جائے گی

اوستہ محمد) یو این اے (صوبائی مشیر برائے ایکسائز وانسداد منشیات حاجی محمد خان لہڑی نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) (بلوچستان میں احساسِ محرومی کے خاتمے اور عوامی مسائل کے حل کے لیے موثر اقدامات کر رہی ہے۔ محکمہ ایکسائز کو جدید خطوط پر استوار کیا جارہا ہے وزیراعظم پاکستان میاں شہباز شریف بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں اور صوبے کو دیگر صوبوں کے مساوی ترقی دینے کے لیے عملی

بقیہ 1 صفحہ 3 پر

مجھے مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر سے بے پناہ پیار ہے، نواز شریف

جاری ترقیاتی منصوبوں کے لیے مطلوبہ فنڈز کی بروقت فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ منصوبے مقررہ مدت میں مکمل ہوسکیں اور خطے میں بجلی کی قلت پر قابو پایا جا سکے

وفاقی حکومت سے خطے میں انٹرنیٹ بینڈوتھ میں اضافہ، سیاحت کے فروغ کے لیے جدید سہولیات کی فراہمی، اور گلگت میں بوئنگ طیاروں کے لیے موزوں ہوائی اڈے کی تعمیر میں تعاون کی بھی درخواست کی

اسلام آباد) جی این ایم (وزیراعظم شہباز شریف نے گلگت بلتستان کی پائیدار ترقی، عوامی خوشحالی اور خطے کے اہم ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کیلئے وفاقی حکومت کے بھرپور تعاون کا اعادہ کرتے ہوئے یقین دلایا ہے کہ گلگت بلتستان کی

بقیہ 3 صفحہ 3 پر

کوئٹہ میں تعلیمی امور کا جائزہ، 150 میں سے 128 نان فنکشنل اسکول فعال کر دیے گئے

۔آر ٹی ایس ایم نے ضلع بھر کے اسکولوں کی مانیٹرنگ رپورٹ پیش کرتے ہوئے آگاہ کیا کہ مسلسل غیر حاضر رہنے والے 35 اساتذہ کے خلاف انکوائری شروع کردی گئی ہے

تدریسی سرگرمیوں کو مزید موثر بنایا جائے، اساتذہ کی حاضری یقینی بنائی جائے اور طلبہ کو معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

کوئٹہ) اے این این (ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن گروپ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں ضلع بھر میں تعلیمی امور، نان فنکشنل اسکولوں کی بحالی، اساتذہ کی دستیابی اور اسکولوں کی مجموعی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر) جنرل (، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز) میل وفیمیل (، متعلقہ ڈی ڈی اوز، آر ٹی ایس ایم (RTSM) اور دیگر

بقیہ 2 صفحہ 3 پر

راولپنڈی، چیف آف ڈیفنس فورسز اور چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر سے ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی ملاقات کر رہے ہیں

وزیر پٹرولیم سے کے یو ایف پی ای سی کے نائب صدر آپریشنز کی ملاقات

باہمی تعاون اور سرمایہ کاری کے فروغ کے مواقع بارے تبادلہ خیال

اسلام آباد (پی پی آئی) وفاقی وزیر برائے پٹرولیم علی پرویز ملک سے کویت فارن پٹرولیم ایکسپلوریشن کمپنی (کے یو ایف پی ای سی) کے نائب صدر آپریشنز طارق ابراہیم نے ملاقات کی جس دوران پاکستان کے پٹرولیم کے شعبے میں باہمی تعاون اور سرمایہ کاری کے فروغ کے مواقع بارے تبادلہ خیال کیا گیا۔ ترجمان پٹرولیم ڈویژن کے

بقیہ 8 صفحہ 3 پر

گلیشیئرز پگھلنے اور درجہ حرارت بڑھنے سے گلگت بلتستان میں سیلاب، رابطہ سڑکیں بہہ گئیں

گلگت (پی پی آئی) گلگت بلتستان کے ضلع روندو میں گلیشیئرز کے تیزی سے پگھلنے اور موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے باعث سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ سیلابی ریلے سے طورمک اور دوسنہ

بقیہ 7 صفحہ 3 پر

وزیر خزانہ سے ہنی ویل ٹیکنالوجیز کے وفد کی ملاقات

ریفائنری شعبے کی جدیدکاری اور توانائی کے تحفظ پر تبادلہ خیال

واشنگٹن (پی پی آئی) وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب سے واشنگٹن ڈی سی میں ہنی ویل ٹیکنالوجیز کے وائس پریذیڈنٹ اور جنرل مینیجر ہیری گلگ مین کی قیادت میں وفد نے ملاقات کی جس میں ریفائنری شعبے کی جدیدکاری اور توانائی کے تحفظ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ منگل کو وزارت خزانہ سے جاری بیان کے مطابق ملاقات کے دوران وفاقی وزیر خزانہ نے پاکستان کے ریفائنری شعبے کی جدیدکاری اور توسیع کے لیے ہنی ویل کی مجوزہ

بقیہ 9 صفحہ 3 پر

کے پی کے اور پنجاب کے مختلف شہروں میں موسلادھار بارشوں نے جل تھل ایک کردیا

اسلام آباد/لاہور/پشاور (پی پی آئی) آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، پنجاب، اور خیبر پختون سمیت دیگر شہروں میں موسلادھار بارشوں نے جل تھل ایک کر

بقیہ 10 صفحہ 3 پر

اسلام آباد، وزیراعظم شہباز شریف مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی وزیراعظم آفس سسٹم کے اجرا کے حوالے سے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

ایم ڈی کیٹ 2026، آزاد جموں وکشمیر کے امیدواروں کے لیے خصوصی ہدایت جاری

امیدوار 23 جولائی تک درخواستیں پی ایم ڈی سی اسلام آباد میں جمع کرا سکتے ہیں، پی ایم ڈی سی

اسلام آباد (پی پی آئی) ایم ڈی کیٹ 2026 کے حوالے سے آزاد جموں وکشمیر کے امیدواروں کے لیے خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے مطابق آن لائن رجسٹریشن سے محروم اے جے کے امیدوار ہارڈ کاپی کے ذریعے درخواست جمع کروا سکتے ہیں، امیدوار 13 ہزار روپے بینک ڈرافٹ

بقیہ 20 صفحہ 3 پر

امریکی صدر ٹرمپ نے کینیڈا کی کئی مصنوعات پر 50 فیصد ٹیرف لگا دیا

اوٹاوا/واشنگٹن (پی پی آئی) امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کینیڈا کی کئی مصنوعات پر 50 فیصد ٹیرف لگا دیا۔ امریکی اخبار کے مطابق صدر ٹرمپ نے حکم نامے پر دستخط کیے ہیں، جس کے

بقیہ 19 صفحہ 3 پر

کوئٹہ: مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی، شہری سستی اشیائے ضروریہ خریدنے سے قاصر

مہنگائی پر قابو پانے کے لیے منڈیوں کی موثر نگرانی، قیمتوں کی مسلسل مانیٹرنگ اور عوام کو ریلیف فراہم کرنے والی پالیسیوں پر عمل درآمد ضروری ہے

معاشی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملے گا۔ عوام کی نظریں اب حکومت کے ان اقدامات پر ہیں جو مہنگائی کے بوجھ میں کمی لا کر عام شہری کی زندگی کو آسان بنا سکیں۔

کوئٹہ) اے این این (ملک بھر کی طرح کوئٹہ سمیت بلوچستان میں بھی بڑھتی ہوئی مہنگائی نے عوام کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ روزمرہ استعمال کی اشیائے ضروریہ، سبزیاں، پھل، آٹا، چینی، گھی، دالیں اور دیگر کھانے پینے کی اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث متوسط اور غریب طبقہ شدید مالی دباؤ کا شکار ہے شہریوں کا کہنا ہے کہ تنخواہیں اور آمدنی اپنی جگہ برقرار ہیں جبکہ

بقیہ 21 صفحہ 3 پر

سندھ ہائیکورٹ کی مقدمات میں منشیات کی قانونی اور تسلیم شدہ اصطلاحات استعمال کرنے کی ہدایت

کنونشن آن نارکوٹک ڈرگز میں ویڈ کی کوئی قانونی تعریف نہیں، صرف کینابس، چرس، بھنگ، گانجا و دیگر اصطلاحات کو تسلیم کرتا ہے، عدالت

کراچی (پی پی آئی) سندھ ہائیکورٹ نے پولیس اور تحقیقاتی اداروں کو مقدمات میں منشیات کی قانونی اور تسلیم شدہ اصطلاحات استعمال کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جسٹس فیصل کمال عالم اور جسٹس امجد علی سہتو نے منشیات برآمدگی کے مقدمے میں ملزم کی درخواست ضمانت کی سماعت کی۔ سرکاری وکیل نے عدالت کو بتایا کہ ملزم افتخار حسین کو نیپیئر تھانے کی حدود سے گرفتار کیا گیا، ملزم کے قبضے سے 560 گرام ویڈ برآمد کی گئی۔ عدالت نے ریمارکس دیئے کہ اقوام متحدہ کے سنگل کنونشن آن نارکوٹک ڈرگز میں ویڈ کی کوئی قانونی تعریف نہیں،

بقیہ 22 صفحہ 3 پر

امریکی فوج کے مسلسل دسویں رات ایران پر حملے مکمل

واشنگٹن/تہران/کویت سٹی/منامہ (پی پی آئی) امریکی فوج کے مسلسل دسویں رات ایران پر حملے مکمل ہو گئے جس میں میزائل اور ڈرون لانچنگ مقامات، اور فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنانے کا

بقیہ 24 صفحہ 3 پر

میسی کے آخری ایونٹ پر ارجنٹائن میں اداسی اور فخر کے ملے جلے جذبات کا اظہار

بیونس آئرس (پی پی آئی) فیفا ورلڈ کپ 2026 کے فائنل میں اسپین کے ہاتھوں ایک گول سے شکست اور لیونل میسی کے آخری ایونٹ پر ارجنٹائن میں اداسی اور فخر کے ملے جلے جذبات دیکھنے میں آئے۔ لیونل میسی کے مداحوں کا اپنے لیجنڈ کیلئے زبردست پذیرائی اور دعائیہ کلمات

بقیہ 25 صفحہ 3 پر

کرپٹو کرنسی کے ذریعے دہشتگردی کی مالی معاونت کی روک تھام کیلئے خصوصی یونٹ قائم

کرپٹو کرنسی کے ذریعے ہونے والے مشکوک مالی لین دین کی نگرانی بھی خصوصی یونٹ کی ذمہ داری ہوگی، ایف آئی اے

اسلام آباد (پی پی آئی) وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) نے کرپٹو کرنسی انویسٹی گیشن یونٹ قائم کر دیا۔ حکام کے مطابق کرپٹو کرنسی انویسٹی گیشن یونٹ ڈی جی ایف آئی اے کی خصوصی ہدایت پر قائم کیا گیا، خصوصی یونٹ کرپٹو کرنسی کے ذریعے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کی تحقیقات کرے گا۔ ایف آئی اے حکام کے مطابق کرپٹو کرنسی کے ذریعے ہونے والے مشکوک مالی لین دین کی نگرانی بھی خصوصی

بقیہ 23 صفحہ 3 پر

لاہور: امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمٰن منصورہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں

اسلام آباد، چیف جسٹس یحییٰ آفریدی کی سربراہی میں جوڈیشل کمیشن کا اجلاس، ججز کی تعیناتی پر غور

بلوچستان ہائیکورٹ میں عبدالقیوم لہڑی، اللہ داد روشن اور رف عطا کی بطور ایڈیشنل جج تعیناتی کی منظوری

کوئٹہ/اسلام آباد (پی پی آئی) چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس یحییٰ آفریدی کی سربراہی میں اعلیٰ عدلیہ میں ججز کی تعیناتی کے لیے جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کا اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے دوران لاہور ہائیکورٹ میں 10 ایڈیشنل ججز کی تعیناتی پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا جبکہ بلوچستان ہائیکورٹ کے لیے بھی نئے ججز کی تقرری کے

بقیہ 4 صفحہ 3 پر

پیپلز پارٹی مرکز میں ہماری اتحادی جماعت ہے، طارق فضل چوہدری

پیپلز پارٹی کے بعض رہنما (ن) لیگ کے خلاف بیانات دیتے ہوئے بھول رہے ہیں کہ آزاد کشمیر میں ان کی اپنی حکومت ہے۔

اسلام آباد (پی پی آئی) وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی مرکز میں ہماری اتحادی جماعت ہے اور ان کی لیڈرشپ ہمارے لئے قابل احترام ہے تاہم پیپلز پارٹی کے بعض رہنما جلسوں میں مسلم لیگ (ن) کے خلاف بیانات دیتے ہوئے یہ بات بھول رہے ہیں کہ آزاد کشمیر میں ان کی اپنی حکومت ہے۔ منگل کو ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر میں مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی ایک

بقیہ 6 صفحہ 3 پر

چینی سرمایہ کار میری ٹائم اور لاجسٹکس شعبے میں سرمایہ کاری کریں، جنید انوار چوہدری

حکومت پاکستان ملک کو علاقائی ٹرانزٹ ٹریڈ، لاجسٹکس اور صنعتی مرکز بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے، وفاقی وزیر

بیجنگ (پی پی آئی) وفاقی وزیر بحری امور محمد جنید انوار چوہدری نے چینی سرمایہ کاروں پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان کی بندرگاہوں، لاجسٹکس اور بحری شعبے میں سرمایہ کاری بڑھائیں کیونکہ حکومت پاکستان ملک کو علاقائی ٹرانزٹ ٹریڈ، لاجسٹکس اور صنعتی مرکز بنانے کے لیے جامع اصلاحات پر عمل پیرا ہے۔ ریجنل ٹرانزٹ ٹریڈ ہب انیشی ایٹو سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستان اور چین کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری اب

بقیہ 11 صفحہ 3 پر

ایران اور پاکستان کے مابین تجارتی حجم دس ارب ڈالر تک لے جایا جائیگا، ایرانی وزیر داخلہ

فی الوقت ہدف کا صرف 20 فیصدی پورا ہو پا رہا ہے، اضافے کیلئے سرحد کے دونوں اطراف ضروری بنیادی ڈھانچہ اور سہولیات فراہم کرنا ناگزیر ہے

اسلام آباد (پی پی آئی) ایرانی وزیر داخلہ اسکندر مومنی نے کہا ہے کہ ایران اور پاکستان کے مابین تجارتی حجم کو 3 ارب ڈالر سے بڑھا کر 10 ارب ڈالر تک لے جایا جائیگا۔ وہ پیر کو نور خان ایئر بیس پر ایران اور پاکستان کے میڈیا سے گفتگو کر رہے تھے۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی بھی ان کے ہمراہ موجود تھے۔ ایرانی وزیر داخلہ نے بتایا کہ اس اہم دورے میں ان کے ہمراہ ایران کی وزارت داخلہ، وزارت پٹرولیم، وزارت زراعت اور

بقیہ 12 صفحہ 3 پر

پیپلز پارٹی اپوزیشن والی تقریریں کرکے آزاد کشمیر میں اپنی ہی حکومت کے فیصلوں کی نفی کر رہی ہے، بلال اظہر

کشمیری مہاجرین کی نمائندگی کے بغیر آزاد کشمیر اور پاکستان دونوں نامکمل ہیں، وزیر مملکت

اسلام آباد (پی پی آئی) وزیر مملکت بلال اظہر کیانی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کی انتخابی مہم میں اپوزیشن والی تقریریں کرکے اپنی ہی حکومت کے فیصلوں کی نفی کر رہی ہے۔ بلال اظہر کیانی نے آزاد کشمیر کے حلقہ ایل اے 42 ویلی 3 سے امیدوار سید شوکت شاہ اور حلقہ ایل اے 39 جموں 6 سے امیدوار راجہ صدیق سے ملاقات

بقیہ 13 صفحہ 3 پر

اسلام آباد: چیئرمین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی کینیڈا کی وزیر خارجہ انیتا آنند سے مصافحہ کر رہے ہیں

طبی خدمات کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنائیں، طارق امام بلوچ

عوام کو معیاری، بروقت اور بلا امتیاز طبی سہولیات کی فراہمی حکومت بلوچستان کی اولین ترجیح ہے، اسسٹنٹ کمشنر جیوانی

گوادر (پی پی آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے مطابق شہریوں کو ان کی دہلیز پر معیاری اور بنیادی طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اسسٹنٹ کمشنر جیوانی طارق امام بلوچ نے رورل ہیلتھ سینٹر (RHC) جیوانی کا تفصیلی دورہ کیا۔ دورے کے دوران آر ایچ سی جیوانی کے انچارج ڈاکٹر ادریس بلوچ نے ہسپتال کی مجموعی کارکردگی، دستیاب طبی سہولیات، عملے کی حاضری، ادویات کی فراہمی، مریضوں کو فراہم کی جانے والی خدمات اور ادارے کو درپیش مسائل سے متعلق اسسٹنٹ کمشنر کو تفصیلی بریفنگ دی۔ انہوں نے مسائل کے حل کے لیے درکار اقدامات سے بھی آگاہ کیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے ہسپتال کے

بقیہ 26 صفحہ 3 پر

صفائی مہم کو مزید مؤثر بنایا جائے، محبّ اللہ بلوچ

تمام علاقوں میں بلاتعطل صفائی اور نکاسی آب کے نظام کو فعال رکھا جائے اور شہری مسائل کے فوری حل کو یقینی بنایا جائے، چیف آفیسر

لورالائی (پی پی آئی) صوبائی حکومت کے وژن، کمشنر لورالائی ڈویژن ولی محمد بڑیچ کے احکامات اور چیف آفیسر میونسپل کمیٹی لورالائی محب اللہ بلوچ کی ہدایت اور نگرانی میں شہر بھر میں خصوصی صفائی مہم بھرپور انداز میں جاری ہے۔ شہریوں کو صاف، صحت مند اور خوشگوار ماحول کی فراہمی کے لیے میونسپل کمیٹی لورالائی کا عملہ مختلف علاقوں میں نالوں، گلیوں، برساتی گزرگاہوں اور کچرے کی بروقت صفائی یقینی بنا رہا ہے۔ صفائی مہم کے دوران ملا خدر نیکہ قبرستان کے برساتی نالے، لیویز لائن، حریف گلی، کامران صاحب ٹپ، ایس ایس پی دفتر، ٹھنڈا مسجد، ڈاکٹر سعادت ہسپتال، حنظلہ مسجد، امیر زمان محلہ، اے کیو خان سکول، پکچی گلی، جان محمد

بقیہ 27 صفحہ 3 پر

شہریوں کو سرکاری معلومات تک ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے، عبدالشکور

معلومات تک رسائی سے نہ صرف عوام کا اعتماد بحال ہوتا ہے، کمشنر بلوچستان انفارمیشن کمیشن

کوئٹہ (پی پی آئی) بلوچستان انفارمیشن کمیشن کے زیر اہتمام حق معلومات ایکٹ سے متعلق ایک روزہ آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں سول سوسائٹی کے نمائندوں، طلبہ اور قانون کے شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کمشنر بلوچستان انفارمیشن کمیشن، عبدالشکور نے کہا کہ حق معلومات کا قانون شفاف، جوابدہ اور عوام دوست طرزِ حکمرانی کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو سرکاری معلومات تک بروقت رسائی فراہم کرنا ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے، جبکہ معلومات تک رسائی سے نہ صرف عوام کا اعتماد بحال ہوتا ہے بلکہ گورننس کے نظام میں بھی بہتری

بقیہ 32 صفحہ 3 پر

کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر دو کاروں میں خوفناک تصادم، 3 افراد جاں بحق، 4 زخمی

سوراب کے علاقے نغاڑ کے مقام پر دو کاروں کے درمیان خوفناک تصادم کے نتیجے میں تین افراد جاں بحق جبکہ چار افراد زخمی ہو گئے

حکام کے مطابق زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے اور واقعے سے متعلق مزید تفصیلات سامنے آنے پر آگاہ کیا جائے گا

سوراب) یو این اے (کوئٹہ، کراچی قومی شاہراہ پر سوراب کے علاقے نغاڑ کے مقام پر دو کاروں کے درمیان خوفناک تصادم کے نتیجے میں تین افراد جاں بحق جبکہ چار افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق حادثہ نغاڑ کے مقام پر اس وقت پیش آیا جب دو کاریں تیز رفتاری کے باعث آپس میں ٹکرا گئیں۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور جاں

بقیہ 5 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کو وائس چانسلر یونیورسٹی آف تربت ڈاکٹر گل حسن بلوچ یادگاری شیلڈ پیش کر رہے ہیں

ایمان مزاری کیس، ہائیکورٹ کارروائی کو ریگولیٹ نہیں کر سکتے، جج سپریم کورٹ

اس طرح ملتوی کرنا ہائیکورٹ کارروائی پر نگرانی کے مترادف ہوگا، جسٹس محمد علی مظہر کے ریمارکس

اسلام آباد (پی پی آئی) سپریم کورٹ کے جج جسٹس محمد علی مظہر نے ایمان مزاری کیس میں کہا ہے کہ ایمان مزاری کیس، ہائیکورٹ کارروائی کو ریگولیٹ نہیں کر سکتے۔ گزشتہ روز دوران سماعت ایڈیشنل اٹارنی جنرل رانا اسد نے کہا کہ اسلام آباد ہائیکورٹ میں کیس 24 جولائی کو سماعت کیلئے لگ گیا ہے، وکیل ایمان مزاری فیصل صدیقی نے کہا

بقیہ 15 صفحہ 3 پر

افغانستان میں سیلاب نے تباہی مچادی، مختلف حادثات میں 20 افراد جاں بحق

کابل (پی پی آئی) افغانستان کے شمال مشرقی علاقوں میں سیلاب نے تباہی مچادی، مختلف حادثات میں 20 افراد جاں بحق اور 80 سے زائد زخمی ہوگئے جبکہ سیلابی ریلوں میں بہنے سے

بقیہ 14 صفحہ 3 پر

آزاد کشمیر میں اتنے ہی صاف شفاف انتخابات ہونگے جتنے پاکستان کے رہے ہیں، بلاول بھٹو

کشمیر میں ہونے والے حالیہ واقعات پر ٹرتھ کمیشن بنایا جائے اور سچ کو سامنے لایا جائے

مظفرآباد (پی پی آئی) چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کا کہنا ہے کہ آزاد کشمیر میں اتنے ہی صاف اور شفاف انتخابات ہونگے جتنے پاکستان کے رہے ہیں، پورے آزاد کشمیر میں انٹرنیٹ کی پابندی ہے، کشمیر میں ہونے والے حالیہ واقعات پر ٹرتھ کمیشن بنایا جائے اور سچ کو سامنے لایا جائے۔ کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے بلاول بھٹو نے کہا کہ آزاد کشمیر میں انتخابات ہونے جا رہے ہیں، یہ اتنے ہی صاف اور شفاف انتخابات ہونگے

بقیہ 16 صفحہ 3 پر

امریکی دوہری شہریت رکھنے والوں کیلئے اہم سفری ہدایت

نیویارک (پی پی آئی) یو ایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سکیورٹی نے امریکی دوہری شہریت رکھنے والے شہریوں کیلئے اہم سفری ہدایات جاری کرتے ہوئے واضح

بقیہ 17 صفحہ 3 پر

پیٹرولیم مصنوعات مہنگی، جماعت اسلامی کا ملک بھر میں شاہراہیں بند کرنے کا اعلان

پیٹرول پر بھتہ لیوی کیخلاف احتجاج کا اعلان کرینگے، پرامن اور پرعزم رہ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں گے

پیپلزپارٹی اور ایم کیو ایم نورا کشتی کرتے ہیں، پیپلزپارٹی اور ایم کیو ایم اتحادی ہیں۔ امیر جماعت اسلامی پاکستان

کراچی) جی این ایم (جماعت اسلامی نے پیٹرول پر لیوی اور ٹیکس کے خلاف 7 اگست کو سڑکوں پر آنے کا اعلان کردیا۔ یہ اعلان امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمان نے کراچی میں میڈیا سے گفتگو میں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پیٹرول پر بھتہ لیوی منظور نہیں، نوجوان سڑکوں پر نکلیں اور موٹر سائیکلیں کھڑی کرکے احتجاج ریکارڈ کروائیں۔ حافظ نعیم الرحمان نے کہا کہ منعم ظفر

بقیہ 18 صفحہ 3 پر

مصنوعی ذہانت انشورنس سیکٹر میں انقلاب لا سکتی ہے، مشیر وزیر خزانہ

حکومت معاشی لین دین کو ڈیجیٹائز کرنا چاہتی ہے، ایف بی آر کی ٹیکس آمدن بڑھ رہی ہے، احسن افضل رانا

کراچی (پی پی آئی) وزیر خزانہ کے مشیر عدنان پاشا نے کہا ہے کہ پاکستان کو عالمی مالیاتی اداروں سے بڑے پیمانے پر معاونت مل رہی ہے تاہم ملک کو صرف معاشی استحکام تک محدود نہیں رہنا بلکہ ترقی کی راہ پر بھی گامزن کرنا ہے، مصنوعی ذہانت انشورنس سیکٹر میں انقلاب لا سکتی ہے۔ پہلی انٹرنیشنل انشورنس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جو ماحولیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ سندھ میں حالیہ سیلاب کے باعث دو ہزار سے زائد افراد جاں بحق ہوئے۔ مویشیوں کا بڑا نقصان ہوا، فصلیں تباہ ہوئیں اور لاکھوں افراد غربت کی لکیر سے نیچے چلے گئے، مون

بقیہ 29 صفحہ 3 پر

منگوچر میں فیلڈر گاڑی پر مسلح افراد کی فائرنگ، ژوب کی دو خواتین جاں بحق، متعدد مسافر زخمی

منگوچر (پی پی آئی) ضلع قلات کے علاقے منگوچر میں نامعلوم مسلح افراد نے فیلڈر گاڑی پر اندھادھند فائرنگ کردی، جس کے نتیجے میں ژوب سے تعلق رکھنے والی دو خواتین جاں بحق جبکہ متعدد

بقیہ 28 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، پرچون گڈز ٹرانسپورٹ کی بندش سے بلوچستان معاشی بحران کا شکار ہو سکتا ہے، عبدالرحیم کاکڑ

قومی شاہراہوں پر بھتہ خوری، اغوا اور لوٹ مار کے خلاف سخت اقدامات اور فوری سیکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ

کوئٹہ (پی پی آئی) مرکزی انجمن تاجران بلوچستان کے صدر عبدالرحیم کاکڑ نے کہا کہ بلوچستان پرچون گڈز ٹرانسپورٹ صوبے کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے، اس شعبے سے ہزاروں خاندانوں کا روزگار وابستہ ہے، سندھ، پنجاب اور خیبر پختونخوا سے آنے والی اشیائے خورونوش، ادویات، الیکٹرانکس اور دیگر سامان انہی گڈز کمپنیوں کے ذریعے بلوچستان کے ہر ضلع تک پہنچایا جاتا ہے، امن وامان کی خراب صورتحال کے باعث بلوچستان کی سپلائی چین شدید خطرات سے دوچار ہو چکی ہے، حکومت فوری اقدامات کرے، بدامنی کے خلاف متعدد بار شٹر ڈاؤن اور پہیہ جام ہڑتال کی گئی مگر حکومت نے صرف یقین دہانیاں

بقیہ 30 صفحہ 3 پر

عوامی مسائل کے حل کو اولین ترجیح دی جائے، ورجندر لعل

نصیرآباد (پی پی آئی) ڈپٹی کمشنر نصیرآباد ورجندر لعل نے آج مختلف محکموں کے افسران سے تفصیلی بریفنگ لی۔ اس موقع پر ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر عابد علی رند اور ایکسین واپڈا ورام مجھو سمیت متعلقہ افسران موجود تھے اجلاس کے دوران ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر عابد علی رند نے اپنے محکمے کی کارکردگی پر جامع بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ ضلع میں سوشل ویلفیئر کے تحت مختلف فلاحی

بقیہ 31 صفحہ 3 پر

اسلام آباد، وزیر خزانہ محمد اورنگزیب سے ہنی ویل ٹیکنالوجیز کا وفد ملاقات کر رہا ہے

کوئٹہ، گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کا یونیورسٹی آف تربت کے دسویں سینیٹ اجلاس کے ممبرز کے ساتھ گروپ فوٹو

کوئٹہ، سرکاری دفاتر بدعنوانی اور رشوت خوری کی آماجگاہ بن چکے ہیں، جمعیت

عام شہریوں کی ذلت وتضحیک بند کی جائے، دفاتر میں شفافیت اور کرپٹ عناصر کے خلاف موثر کارروائی کا مطالبہ

کوئٹہ(بی پی آئی) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد، عبدالصمد ہتیار، مفتی محمد ابوبکر، عبدالباری شہزاد، مولانا جمال الدین حقانی، مفتی رشید احمد حقانی اور حاجی عطاء محمد شمشوزئی نے کہا ہے کہ سرکاری دفاتر عوامی خدمت کے بجائے بدعنوانی اور رشوت خوری کی آماجگاہ بنتے جارہے ہیں جس سے عام شہری شدید ذہنی اذیت اور مایوسی کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری افسران عوام کے خادم ہیں ان پر مسلط ہونے یا انہیں اذیت دینے کے لیے نہیں بیٹھائے گئے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ بیشتر سرکاری دفاتر میں عوام کو بدانتظامی، رشوت ستانی اور کرپشن کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام اپنے جائز اور قانونی کاموں کے لیے ایک دفتر سے دوسرے دفتر کے چکر لگانے پر مجبور ہیں غریب شہریوں کو اکثر دفاتر میں ذلت، تضحیک اور بے جا رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رہنماں نے کہا کہ کوئٹہ کے شہری پہلے ہی پانی، بجلی، گیس، صحت، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کی شدید قلت کا سامنا کر رہے ہیں سرکاری

کوئٹہ، رائل بولان کالج آف نرسنگ اینڈ ہیلتھ سائنسز کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار اور طلباء میں اسکالرشپ چیک کی تقریب تقسیم کیے جارہے ہیں

میر اسراراللہ خان زہری کا ممتاز قبائلی شخصیت حاجی شبیر احمد زہری کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار

مرحوم نیک سیرت اور مخلص انسان تھے، ان کی وفات علاقے کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے، میر اسراراللہ خان زہری

خضدار(بی پی آئی) بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کے مرکزی صدر و سابق وفاقی وزیر میر اسراراللہ خان زہری نے تحصیل زہری کے ممتاز قبائلی شخصیت حاجی شبیر احمد زہری کے انتقال پر گہرے رنج و غم اور افسوس اظہار کیا ہے میر اسراراللہ خان زہری نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ مرحوم ایک نیک سیرت خیر خواہ اور ہمدرد انسان تھے جنہوں نے اپنی پوری زندگی علاقے کی خدمت اور عوام کے فلاح کیلئے وقف کر دیے تھے میر اسراراللہ خان زہری نے کہا کہ مرحوم نے اپنے والد مرحوم ملا سعد اللہ کہنی زہری کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمیشہ قومی معاملات میں دانشمندی برداشت اور اتحاد کا کردار ادا کیا میر اسراراللہ خان زہری نے کہا حاجی شبیر احمد کہنی زہری کی شخصیت علاقے کیلئے ایک ستون کی حیثیت رکھتے تھے ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ مدتوں تک پر نہیں ہوگا انہوں نے مرحوم کی وفات کو علاقے کیلئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان جیسے مخلص اور درد دل رکھنے والے رہنما آج کے دور میں کم ہی ملتے ہیں

کوئٹہ میں گرمی کی وجہ سے لوگوں نے اپنے منہ ڈھاپ رکھے ہیں

پاک فوج نے بے شمار قربانیاں دی ہیں، حاجی شعیب علی خان لہڑی

پاکستان کی مسلح افواج خصوصاً پاکستان آرمی نے قیام پاکستان سے لے کر آج تک ملک کی داخلی اور خارجی سلامتی کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا

کوئٹہ(بی پی آئی) بلوچستان کے سیاسی اور قبائلی رہنما حاجی شعیب علی خان لہڑی نے کہا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج خصوصاً پاکستان آرمی نے قیام پاکستان سے لے کر آج تک ملک کی داخلی اور خارجی سلامتی کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے سرحدوں کی حفاظت، دہشت گردی کے خلاف آپریشنز، قدرتی آفات کے دوران عوام کی امداد اور قومی سلامتی کو یقینی بنانے میں پاک فوج نے بے شمار قربانیاں دی ہیں ہزاروں افسران اور جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ وطن کا دفاع ان کی اولین ذمہ داری ہے، بعض عناصر پاکستان کو بدنام کرنے اور ملک کو اندرونی طور پر کمزور کرنے کی سازشوں میں ملوث ہیں جنہیں ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملے گا یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں حاجی شعیب علی خان لہڑی نے کہا کہ آج پاکستان مخالف قوتوں کی سب سے بڑی حکمتِ عملی یہ ہے کہ پاکستان کی ساکھ، وقار اور عالمی تشخص کو نقصان پہنچایا جائے مختلف ذرائع، خصوصاً سوشل میڈیا، جھوٹے پروپیگنڈے، گمراہ کن خبروں اور نفسیاتی جنگ کے ذریعے پاکستان کے ریاستی اداروں پر عوام کا اعتماد کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہیں ان عناصر کا مقصد صرف پاکستان کو بدنام کرنا ہی نہیں بلکہ قومی اتحاد، یکجہتی اور استحکام کو بھی متاثر کرنا ہے تاکہ ملک اندرونی طور پر کمزور ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج، خصوصاً پاکستان

پنجگور، گرمکان میں فائرنگ سے شاہی عبدالمجید زخمی، نیوان ندی سے نامعلوم شخص کی لاش برآمد

پنجگور (بی پی آئی) پنجگور کے علاقے گرمکان میں نامعلوم مسلح موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر کے شاہی عبدالمجید نامی شخص کو شدید زخمی کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے۔ پولیس کے مطابق واقعے کی اطلاع ملتے ہی زخمی شخص کو فوری طور پر طبی امداد کی فراہمی کے لیے پنجگور ٹیچنگ ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں اسے طبی امداد دی جا رہی ہے جبکہ پولیس کی جانب سے واقعے کی مختلف پہلوؤں سے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ دریں اثناء، پنجگور کی نیوان ندی سے ایک نامعلوم شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر ضابطے کی کارروائی اور شناخت کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا ہے۔۔

وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار خیر محمد کو گیس بل کی مد میں 1 لاکھ 7 ہزار کا ریلیف فراہم کروادیا

کوئٹہ(بی پی آئی) وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار خیر محمد کو گیس بل کی مد میں 1 لاکھ 7 ہزار کا ریلیف فراہم کروا دیا گیا۔ درخواست گزار خیر محمد نے بتایا گیس میٹر کے باعث درخواست گزار کو 2 لاکھ سے زائد کا بل موصول ہوا۔ جس کی درستگی کے لیے وہ گیس آفس گئے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ لہٰذا، انصاف کے حصول کے لیے انہوں نے وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ سے رجوع کیا اور متعلقہ محکمے کے خلاف درخواست دائر کی۔ درخواست موصول ہوتے ہی وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ نے بروقت انکوائری کا آغاز کیا۔

گوجرانوالہ، ٹرانسفارمر ورکشاپ اور گرڈ اسٹیشن میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی

گوجرانوالہ(بی پی آئی) شاہین آباد میں واقع ٹرانسفارمر ورکشاپ اور گرڈ اسٹیشن میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے گرڈ اسٹیشن کے بڑے حصے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ریسکیو حکام کے مطابق آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی ریسکیو کی 7 فائر بریگیڈ گاڑیاں موقع پر پہنچیں اور آگ پر قابو پانے کے لیے فائر فائٹنگ آپریشن شروع کیا۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق آگ کی زد میں آنے والے سامان میں بجلی کے

محض گری ہوئی ساکھ بحال کرنے کا ڈرامہ ہے، مولانا شفیق دولت زئی

18ویں ترمیم کے تحت صوبوں کو اپنے سائل و وسائل پر کامل اختیار حاصل ہے، جے یو آئی (س)

قلعہ سیف اللہ(بی پی آئی) جمعیت علماء(س) کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد شفیق دولت زئی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ مائنز اینڈ منرلز ایکٹ کو عدالت میں چیلنج کرنا ظاہر طور پر ٹوپی ڈرامہ ہے بلکہ لوگوں کو گمراہ کرنا اور اپنی گری ہوئی ساکھ کو دوبارہ بحال کرنے کے سوا کچھ نہیں جبکہ یہ ایکٹ پاس ہونے کے وقت تمام ایم پی ایز اسمبلی کے اجلاس میں موجود تھے لیکن علی الاعلان ممبران اب عدالت میں اپیل دائر کر رہے ہیں انہوں نے ایکٹ کو منظور کرتے ہوئے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا مگر اب بلوچستان کے عوام کے مختلف مخالفت کے باعث 18ویں ترمیم کے تحت تمام وسائل پر صوبوں کے مکمل اختیار ہے مگر سخت افسوس ہے کہ آج صوبوں کو سائل وسائل کے اختیارات نہیں دیے گئے ہیں جس کے باعث صوبہ بلوچستان میں بے چینی کا ماحول ہے بلوچستان کے عوام اپنے اپنے وسائل معدنیات سے استفادہ حاصل کرنے سے محروم ہیں مولانا محمد شفیق دولت زئی نے واضح کیا ہے کہ جمعیت علماء(س) روز اول سے اٹھارویں ترمیم کے تحت صوبوں کے وسائل اور معدنیات کے مکمل اختیارات صوبوں کو حاصل ہے

کوئٹہ، جونیئر سینئر اور پوسٹل کالونی میں سٹریٹ لائٹس، سیوریج اور پانی کے سنگین مسائل، رحیم کاکڑ

ایم پی اے زرک خان مندوخیل علاقے کا فوری دورہ کریں اور بنیادی مسائل حل کریں، سابق میئر

کوئٹہ(بی پی آئی) تحریک انصاف کے رہنما و سابق میئر کوئٹہ رحیم کاکڑ میر وائس ایڈووکیٹ احمد شاہ ایڈووکیٹ عمر فاروق ایڈووکیٹ عبداللہ ایڈووکیٹ سردار بہلول خان نے علاقہ ایم پی اے زرک خان مندوخیل سے کہا ہے کہ جونیئر سینئر کالونی اور پوسٹل کالونی میں تمام اسٹریٹ لائٹس بند ہو چکے ہیں کالونیوں کے تمام سیوریج بند ہو چکے ہیں مین ہول کے ڈھکن ٹوٹ پھوٹ کے شکار ہیں اندرونی گلیاں ناقابل استعمال ہو چکی ہے پانی کے تمام پائپ لائن ناکارہ ہو چکی ہے پانی کے استعمال کو بہتر بنانے کے لیے ایک نیا ٹیوب ویل اور اندرونی پانی کے پائپ اشد ضرورت ہے ایم پی اے زرک خان مندوخیل آ کر علاقہ کا دورہ کریں بدنامی کا باعث بننے والے افراد اپنے دور کریں تحریک انصاف عوام کے ساتھ کھڑی جماعت ہے۔

گرینڈ الائنس بلوچستان کے گرفتار قائدین کی رہائی پر ٹیچرز ایسوسی ایشن اوستا محمد کا خیر مقدم

قائدین کو حقوق کی جدوجہد پر خراج تحسین، حکومت سے ملازمین کے جائز مطالبات فوری تسلیم کرنے کا مطالبہ

گنداخہ(بی پی آئی) گرینڈ الائنس بلوچستان کے گرفتار قائدین کی باعزت رہائی پر گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن ضلع اوستا محمد کے صدر لیاقت علی جمالی، جنرل سیکرٹری نعمت اللہ جمالی اور آفس سیکرٹری احسان اللہ مینگل نے اپنے مشترکہ بیان میں مرکزی صدر سجاد حسین رند اور دیگر قائدین کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ رہنماں نے کہا کہ ہم اپنے عظیم قائدین کو سلام پیش کرتے ہیں جنہوں نے سرکاری ملازمین کے آئینی، قانونی اور جائز حقوق کے تحفظ کے لیے بے مثال جدوجہد کی اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے باوجود اپنے اصولی موقف اور جائز مطالبات سے پیچھے نہیں ہٹے۔ انہوں نے کہا کہ گرینڈ الائنس بلوچستان کی قیادت نے ہمیشہ ملازمین کے حقوق، عزت نفس اور فلاح و بہبود کو ترجیح دی۔ قائدین نے ثابت قدمی، حوصلے اور جرات کے ساتھ مشکلات، گرفتاریوں اور دباؤ کا سامنا کیا، مگر حق اور انصاف کی آواز بلند کرتے رہے۔ ٹیچرز ایسوسی ایشن کے رہنماں کا کہنا تھا کہ ملازمین کے حقوق کے لیے دی جانے والی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔

وندر میں زرعی فارم سے گولیاں لگی لاش برآمد

وندر (بی پی آئی) وندر کے علاقے میراں پیر روڈ سے متصل بادین گوٹھ بھوائی کے قریب واقع ایک زرعی فارم میں درخت کے نیچے سے گولیاں لگی ایک شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے۔ اطلاع ملتے ہی وندر پولیس موقع پر پہنچ گئی اور لاش کو اپنی تحویل میں لے کر شناخت اور قانونی کارروائی کے لیے رورل ہیلتھ سینٹر) آر ایچ سی(وندر منتقل کر دیا۔ اسپتال ذرائع کے مطابق مقتول کی شناخت 30 سالہ اصغر علی ولد نامعلوم، ساکن کراچی کے طور پر ہوئی ہے۔ ابتدائی معائنے کے مطابق مقتول کے جسم پر پانچ گولیاں لگی تھیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے فائرنگ کر کے قتل کیا

راولپنڈی، کرایہ ادا نہ کرنے پر غیر ملکی خاتون اور ٹیکسی ڈرائیور میں مار کٹائی، ویڈیو وائرل

راولپنڈی (بی پی آئی) راولپنڈی میں غیر ملکی خاتون اور ٹیکسی ڈرائیور کے درمیان جھگڑے کی ویڈیو منظر عام پر آ گئی۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہو رہی ہے جس میں راولپنڈی کی مصروف سڑک پر ایک غیر ملکی خاتون اور ٹیکسی ڈرائیور کو لڑتے دیکھا جاسکتا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سڑک پر غیر ملکی خاتون اور ٹیکسی ڈرائیور ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں جب کہ اسی دوران قریب موجود لوگ جھگڑے کو ختم کروانے کیلئے دخل دیتے ہیں۔ اس دوران شہریوں نے ٹیکسی ڈرائیور سے جھگڑے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا خاتون ٹیکسی کا کرایہ نہیں دے رہی۔۔

صدر زرداری کی بیلجیئم کے شاہ، حکومت اور عوام کو ان کے قومی دن پر مبارکباد

اسلام آباد(بی پی آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری نے بیلجیئم کے شاہ فلپ، حکومت اور عوام کو ان کے قومی دن پر مبارکباد دی ہے۔ منگل کو ایوان صدر کے پریس ونگ کے مطابق صدر مملکت نے اپنے تہنیتی پیغام میں کہا کہ پاکستان اور بیلجیئم کے درمیان باہمی احترام، اعتماد اور خیر سگالی پر مبنی دیرینہ اور خوشگوار تعلقات قائم ہیں۔ انہوں نے گزشتہ برسوں میں دونوں ممالک کے متنوع شعبوں میں شراکت داری کے فروغ کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان یورپی یونین کے

حاجی محمد شفا مینگل کی رہائی پر بی این پی رہنماؤں کی مبارکباد اور ڈٹ جانے کی تعریف

حکومتی دباؤ اور گرفتاریوں کے باوجود ملازمین کے حقوق کے لیے جدوجہد قابل تقلید ہے، موسیٰ بلوچ

کوئٹہ(بی پی آئی) بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری موسیٰ بلوچ، سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن غلام نبی مری اور دیگر رہنماؤں نے گرینڈ الائنس کے مرکزی آرگنائزر حاجی محمد شفا مینگل کی رہائش گاہ پر جا کر انہیں جیل سے رہائی پر دلی مبارکباد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے بی این پی کے مرکزی رہنماں نے کہا کہ حاجی محمد شفا مینگل نے جس استقامت، بہادری اور خلوص کے ساتھ بلوچستان کے سرکاری ملازمین کے جائز حقوق کے لیے آواز بلند کی، وہ قابل تقلید ہے۔ ایک ماہ سے زائد عرصے تک شدید گرمی، سخت حالات، مشکلات، گرفتاریوں اور حکومتی دباؤ کے باوجود انہوں نے اپنے ساتھیوں کا ساتھ نہیں چھوڑا بلکہ ہر لمحہ ملازمین کے حقوق کی خاطر میدان میں ڈٹے رہے۔ یہ جدوجہد کسی ذاتی مفاد کے لیے نہیں بلکہ ہزاروں ملازمین اور ان کے خاندانوں کے بہتر مستقبل کے لیے تھی۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص عوام کے حقوق

شاہ زمان روڈ پر سیوریج لائن کے ڈھکن ٹوٹے ہوئے ہیں جو کسی بھی وقت جانی نقصان کا باعث بن سکتا ہے

بولان، بلیک میلنگ کے سامنے کسی صورت نہیں جھکیں گے، اے ڈی لوکل گورنمنٹ کچھی

ٹینڈرز پراسیس کے دوران شرپسند عناصر کا دفتر پر حملہ اور عملے کو یرغمال بنانے کی کوشش، قاضی سکندر حیات کی سخت مذمت

بولان (بی پی آئی) لوکل گورنمنٹ کچھی کسی دباؤ کے تحت بیپرا قوانین سے ہٹ کر ٹینڈرز پالیسی پر عمل ممکن نہیں بنا سکتی اور نا ہی قواعد و ضوابط سے انحراف کر کے زبردستی دھونس دھمکیوں اور الزام تراشی ترقیاتی منصوبوں کو سبوتاژ کرنے کی اجازت ہے شرپسند عناصر کے بلیک میلنگ میں نہیں آئیں گے ان خیالات کا اظہار اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کچھی قاضی سکندر حیات نے ڈھاڈر کے صحافیوں کو اپنے ایک جاری کردہ بیان میں موقف اپناتے ہوئے کہا ہے کہ گزشتہ روز ضلع کچھی کے مختلف علاقوں کے لیے ترقیاتی اسکیموں کے ٹینڈرز اوپننگ کے دوران وہ اپنے دفتر میں موجود تھے اور میرے دفتر سے جانے کے بعد ایک گروہ کی جانب سے چند ٹھیکیدار اور اسی گروہ کے غنڈہ عناصر کے ہمراہ زبردستی ترقیاتی اسکیموں کے ٹینڈرز کے عمل کو سبوتاژ کرنے کی خاطر دفتر میں گھس آئے شور شرابہ کیا اسٹاف اور وہاں موجود سائلین کو دھمکیاں دیں اور ہراساں کیا اسٹاف کلریکل و دیگر ٹیکنیکل ٹیم کو کئی گھنٹے تک یرغمال رکھا جبکہ مذکورہ ٹھیکیدار کا مقصد مقررہ وقت کے بعد جان بوجھ کر نامکمل ریکارڈ کے ساتھ ٹینڈرز جمع کرنے کے باوجود بے جا پرامن ماحول کو کشیدہ ظاہر کر کے خوف و ہراس پھیلانے کے سوا کچھ نہیں اور اسی طرح وہ مختلف میڈیا پلیٹ فارمز پر بھی غلط بے بنیاد اور منفی پروپیگنڈہ کر کے سرکاری امور اور محکمہ جاتی قواعد ضوابط کے برخلاف

کوئٹہ، سیکرٹری خزانہ جہانگیر کاکڑ کو چیئرمین بلوچستان ریونیو اتھارٹی عبداللہ خان بریفنگ دے رہے ہیں

پی ایس او پمپس پر ایرانی پیٹرول کی سرعام فروخت جاری، شہریوں اور ٹرانسپورٹرز میں شدید تشویش

قومی ادارے میں مانیٹرنگ کے فقدان پر وفاقی وزیر برائے پیٹرولیم سے فوری نوٹس اور سخت چیک اینڈ بیلنس کا مطالبہ

بولان (بی پی آئی) بلوچستان کے مختلف شہروں میں قائم پاکستان اسٹیٹ آئل PSO کے پمپس پر ایرانی پٹرول کی سرعام فروخت کا سلسلہ جاری ہے جس پر مقامی شہریوں اور ٹرانسپورٹرز میں شدید تشویش و بے چینی پھیلی ہوئی ہے پی ایس او پمپس پر تیل کی خرید و فروخت کے عمل کے دوران شہریوں کو شدید شکوک و شبہات کا سامنا ہے شہریوں کا کہنا ہے کہ پمپ مالکان نے پاکستانی اور ایرانی پٹرول دونوں کو ایک ہی وقت میں رکھا ہوا ہے، جس کی وجہ سے یہ خدشہ لاحق رہتا ہے کہ شہریوں کو اصل پی ایس او آئل کے بدلے ایرانی پٹرول تو فراہم نہیں کیا جا رہا عوام کا موقف ہے کہ پاکستان اسٹیٹ آئل PSO جیسے ملک کے اتنے بڑے اور قومی ادارے میں نگرانی اور چیک اینڈ بیلنس کا شدید فقدان پایا جا رہا ہے شہریوں نے اس صورتحال پر سخت تشویش کرتے ہوئے وفاقی وزیر برائے پٹرولیم سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ اور پی ایس او پمپس پر ایرانی پٹرول کی فروخت پر مکمل اور سخت پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے شہریوں کا مزید کہنا تھا کہ ادارے کی ساکھ کو برقرار رکھنے اور

صحبت پور، پولیس چیک پوسٹ کے قریب آٹا چکی کے تالے ٹوٹ گئے

عادل پور میں چوری کی بڑھتی وارداتوں پر شہریوں میں شدید خوف و ہراس، پولیس کی حسب روایت روایتی تفتیش جاری

صحبت پور(بی پی آئی) صحبت پور عادل پور پولیس سوگئی۔ کرائم جاگ گئے پولیس چیک پوسٹ سے دو گز فاصلے پر آٹا چکی سے پنکھے انوینٹر دیگر سامان چوری تفصیلات کے مطابق پولیس سوگئی صحبت پور کی تحصیل پنہور سنہڑی تھانہ عادل پور پولیس چیک پوسٹ سے چند قدم فاصلے پر شاہ میر گاجانی کی آٹا مشین سے چور تالے توڑ کر سولر انورٹر پنکھے دیگر قیمتی سامان لے اڑے۔ پولیس نے حسب معمول تفتیش شروع کر دی ہے۔ چوری کی بڑھتی وارداتوں کی وجہ سے لوگوں میں خوف و ہراس پایا

ROYAL BOLAN COLLEGE OF NURSING
AND HEALTH SCIENCES QUETTA

کوئٹہ، رائل بولان کالج آف نرسنگ اینڈ ہیلتھ سائنسز کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار اور طلباء میں اسکالرشپ چیک کی تقریب تقسیم کے موقع پر ڈائریکٹر نرسنگ کلثوم اقبال کا کالج کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر [illegible] پرنسپل [illegible] دیگر اساتذہ اور طلباء کے ہمراہ گروپ فوٹو

کوئٹہ، ہزارہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ابراہیم ہزارہ شہید کی برسی پر تعزیتی ریفرنس کا انعقاد

شہید کی قربانی مشعل راہ ہے، رجعت پسندی کے خاتمے کے لیے نظریاتی مضبوطی اور مطالعہ ضروری ہے

کوئٹہ(بی پی آئی) پاک سرزمین میں ہزارہ قوم کے پہلے سیاسی شہید ابراہیم ہزارہ شہید کی برسی کے موقع پر ہزارہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ابراہیم شہید لائبریری، ہزارہ ٹاؤن میں ایک تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں فیڈریشن کے رہنماؤں، سابق عہدیداروں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ تقریب کی نظامت فیڈریشن کے مرکزی سیکرٹری جنرل مرتضیٰ سلطان نے کی۔ انہوں نے اپنے ابتدائی کلمات میں نوے کی دہائی کے ملکی و عالمی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس دور کے سیاسی اور سماجی تناظر پر گفتگو کی فیڈریشن کی گرلز یونٹ کی صدر زینب مجاہدزادہ نے ابراہیم ہزارہ شہید کی زندگی اور جدوجہد پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے نظریات کی خاطر جام شہادت نوش کیا اور ان کی قربانی آج بھی نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ ہزارہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے سابق مرکزی رہنما اور بی این پی کے موجودہ ضلعی پریس سیکرٹری تسیم جاوید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوے کی دہائی میں رجعتی قوتوں نے اپنے آقاؤں کی خوشنودی اور مذموم مقاصد کی تکمیل

سینئر عربی ٹیچر مولوی محمد مراد قلندرانی انتقال کر گئے

مرحوم نے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں برسوں تدریسی خدمات انجام دیں، کراچی میں وفات پائی

خضدار(بی پی آئی) انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ سینئر عربی ٹیچر مولوی محمد مراد قلندرانی انتقال کر گئے۔ وہ گزشتہ کئی برسوں سے تو تک، زہری، پارکو، باجوڑی، گھٹو مازی اور دیگر علاقوں میں بطور عربی ٹیچر نہایت دیانت داری، اخلاص اور ذمہ داری کے ساتھ تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ خاندانی ذرائع کے مطابق مولوی محمد مراد قلندرانی کا انتقال کراچی کے آغا خان اسپتال میں ہوا۔ مرحوم سعادت علی، شجاعت علی اور صداقت علی کے والد جبکہ حاجی محمد خان قلندرانی اور محمد نواز قلندرانی کے چچا تھے۔ مرحوم کی وفات پر ان کے اہل خانہ، عزیز و اقارب، شاگردوں، علمی و دینی

پنجگور کے علاقے پولیس نے ایک شخص کی نعش قبضے میں لے لی

پنجگور(بی پی آئی) پنجگور کے علاقے پولیس نے ایک شخص کی نعش قبضے میں لے لی جبکہ فائرنگ سے ایک شخص زخمی ہو گیا۔ پولیس کے مطابق منگل کو پنجگور کے علاقے نوان کور سے پولیس نے ایک شخص کی نعش قبضے میں لیکر ہسپتال پہنچا دی جسے ضروری کارروائی کے بعد شناخت کیلئے ہسپتال کے مردہ خانے میں رکھ دیا گیا۔

حکومت بھتہ لیوی لگا رہی ہے، جماعت اسلامی کا مہنگائی کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان

لاہور (بی پی آئی) جماعت اسلامی نے مہنگائی کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت بھتہ لیوی لگا رہی ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے حافظ نعیم نے کہا کہ 7 اگست کو ملک بھر کی شاہراہوں کو بند کر دیں گے، سب کو بتائیں گے کہ حکمران طبقہ کیسے عوام کے پیسوں پر ڈاکا ڈال رہا ہے، ہم پر امن سیاسی مزاحمت پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب سے رابطہ کریں گے اور سب کو ایک پیج پر لائیں گے۔ حافظ نعیم نے کہا کہ پیٹرولیم مصنوعات پر لیوی کا اوگرا سے کیا تعلق ہے؟ طالب علم کی آمدنی پر ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔۔

کوہاٹ، بیوی کو قتل کرنے کے بعد تیزاب پینے والا شوہر بھی دم توڑ گیا

کوہاٹ (بی پی آئی) کوہاٹ میں بیوی کو قتل کرنے کے بعد مبینہ طور پر خودکشی کی کوشش میں تیزاب پینے والا ملزم شکیل بھی دم توڑ گیا۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق ملزم کو گزشتہ روز تشویشناک حالت میں ہولی فیملی ہسپتال منتقل کیا گیا تھا جہاں وہ دوران علاج دم توڑ گیا۔ یاد رہے کہ ملزم شکیل نے گھریلو لڑائی جھگڑے پر اپنی اہلیہ کو گردن پر ٹوکے

آزاد کشمیر، لینڈ سلائیڈنگ کی زد میں آ کر سیاحوں کی گاڑی دریائے نیلم میں جا گری، دو سیاح بہہ گئے

مظفر آباد(بی پی آئی) کاہوڑی کے مقام پر لینڈ سلائیڈنگ کی زد میں آ کر سیاحوں کی گاڑی دریائے نیلم میں گر گئی ہے، دو سیاح دریائے نیلم میں بہہ گئے، ایک کو بچا لیا گیا، بہہ جانے والے سیاحوں کی تلاش شروع کر دی گئی۔ انتظامیہ نے شدید بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ کے خدشے کے پیش نظر سیاحوں کو غیر ضروری سفر سے اجتناب کی ہدایت کر دی۔

بلوچستان کا مسئلہ سیاسی ہے، سید امان شاہ

اضلاع میں ردوبدل اور طاقت کے استعمال سے مسائل حل نہیں ہوں گے، عوام پاکستان پارٹی بلوچستان

کوئٹہ(بی پی آئی) عوام پاکستان پارٹی بلوچستان کے صوبائی صدر سید امان شاہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان کا مسئلہ بنیادی طور پر ایک سیاسی مسئلہ ہے، جس کا دیرپا اور قابل قبول حل صرف سنجیدہ، بامقصد اور نتیجہ خیز سیاسی مکالمے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی کے تجربات اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ طاقت کے استعمال، انتظامی فیصلوں یا اضلاع میں ردوبدل سے مسائل کا مستقل حل نہیں نکالا جا سکتا، بلکہ اس سے عوام میں مزید بے چینی اور احساس محرومی جنم لیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام اپنے آئینی، جمہوری اور معاشی حقوق کے خواہاں ہیں، جنہیں تسلیم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ عوام پاکستان پارٹی کا موقف ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ بلوچستان کے مسائل کو طاقت کی بجائے سیاسی بصیرت، باہمی اعتماد اور قومی اتفاق رائے کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ سید امان شاہ نے کہا کہ وفاقی حکومت، تمام متعلقہ اداروں اور سیاسی قیادت کو چاہیے کہ وہ بلوچستان کی تمام سیاسی، سماجی، قبائلی اور مذہبی قیادت کو اعتماد میں لے کر ایک جامع سیاسی مکالمے کا آغاز کریں۔۔

جرائم پیشہ عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی جاری رہے گی، ایس ایچ او

عوام کی جان و مال کا تحفظ پولیس کی اولین ترجیح، شہری مشکوک سرگرمیوں کی فوری اطلاع دیں، محمد انور کھوسہ

چھتر (بی پی آئی) پولیس تھانہ شہید نذیر احمد منگولی کے ایس ایچ او سب انسپکٹر محمد انور کھوسہ نے کہا ہے کہ عوام کی جان و مال کا تحفظ، امن و امان کا قیام اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی پولیس کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے ایس ایچ او محمد انور کھوسہ نے کہا کہ تھانے کی حدود میں قانون کی عملداری ہر صورت یقینی بنائی جائے گی اور کسی بھی شرپسند یا جرائم پیشہ عنصر کے ساتھ کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس شہریوں کے تحفظ کے لیے دن رات اپنے فرائض انجام دے رہی ہے، جبکہ علاقے میں گشت، ناکہ بندی اور جرائم کی روک تھام کے لیے خصوصی اقدامات مزید موثر بنائے گئے ہیں تاکہ شہری خود کو محفوظ اور پرامن ماحول میں محسوس کریں۔ ایس ایچ او نے کہا کہ منشیات فروشوں، چوروں، ڈاکوؤں اور دیگر جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں مزید تیز کر دی گئی ہیں۔ قانون ہاتھ میں لینے والے افراد کے خلاف بلاامتیاز قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔۔☆☆☆

بھاگ، قومی شاہراہ اور لنک روڈز پر ڈاکو راج برقرار

بی ہسپتال منتقل، آل پارٹیز ایکشن کمیٹی کی شدید مذمت، ڈی آئی جی سبی اور ایس پی کچھی سے ملزمان کی فوری گرفتاری کا مطالبہ

بھاگ(بی پی آئی) کچھی کی اہم قومی شاہراہ اور لنک روڈز پر ڈاکو راج برقرار حاجی شہر تھانے کی حدود گوٹھ حمدان کے قریب نامعلوم مسلح افراد نے بھاگ کے رہائشی محمد مراد کلواڑ اور ان کے بیٹے سے موٹر سائیکل اور موبائل نقدی چھین لی مزاحمت پر محمد مراد کلواڑ کو فائرنگ کر کے زخمی کر دیا جسے تشویشناک حالت میں سبی ہسپتال منتقل کیا گیا تفصیلات کے مطابق حاجی شہر تھانے کی حدود گوٹھ حمدان کے قریب نامعلوم مسلح موٹر سائیکل سواروں نے مبینہ طور پر بھاگ کے رہائشی محمد مراد کلواڑ سے لوٹ مار کی مزاحمت پر فائرنگ کر کے زخمی کر دیا واردات کے بعد ڈاکو موقع سے فرار ہو گئے واقعے کی اطلاع ملتے ہی آل پارٹیز ایکشن کمیٹی میں شامل سیاسی سماجی تنظیموں کے رہنماں بلدیاتی نمائندوں اور شہری کی چیدہ شخصیات نے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور ڈی آئی جی سبی ایس پی کچھی سے مطالبہ کیا گیا کہ واقعے کا فوری نوٹس لیکر ملوث ملزمان کو جلد گرفتار کیا جائے بصورت دیگر احتجاج کا راستہ اختیار کیا جائے گا انہوں نے کہا کچھی میں امن و امان خواب بن گیا ہے۔۔

پنجگور، یوفون نیٹ ورک کی انتہائی ناقص کارکردگی پر عوامی حلقوں کا شدید احتجاج اور تنقید

کمروں میں سگنل غائب اور آواز مخدوش، کمپنی سے سروس کے معیار میں فوری بہتری لانے کا مطالبہ

پنجگور (بی پی آئی) پنجگور میں یوفون (Ufone) نیٹ ورک کی انتہائی ناقص اور غیر تسلی بخش سروس پر عوامی و سماجی حلقوں نے شدید مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کمپنی انتظامیہ کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اسے صارفین کے ساتھ ناانصافی قرار دیا ہے۔ مقامی شہریوں کا کہنا ہے کہ پنجگور کی اکثریت یوفون نیٹ ورک استعمال کرتی ہے، لیکن بدقسمتی سے ناقص کارکردگی کی وجہ سے یہ سروس شہریوں کے لیے ایک مستقل دردِ سر بن چکی ہے۔ عوامی حلقوں کے مطابق گھروں اور کمروں کے اندر سگنلز بالکل غائب ہو جاتے ہیں جبکہ کال کے دوران آواز بھی انتہائی دھیمی اور کٹ کر آتی ہے، جس سے روزمرہ امور کی انجام دہی اور رابطہ کاری میں شدید مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ انہوں نے یوفون کمپنی کے اعلیٰ حکام سے فوری نوٹس لینے کی اپیل کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ صارفین کی

چمن، پاک افغان سرحد پر ایک ارب روپے مالیت کا اسمگل شدہ سامان نذر آتش

چمن (بی پی آئی) پاک افغان سرحدی شہر چمن میں اسمگلنگ کے خلاف کارروائیوں کے دوران ضبط کیا گیا ایک ارب روپے کی خطیر مالیت کا سامان باقاعدہ نذر آتش کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں منعقدہ خصوصی تقریب میں جوڈیشل مجسٹریٹ، کسٹم حکام اور فرنٹیئر کور (ایف سی) کے اعلیٰ آفیسران سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق

طلاق ضرور ہوگی، رجب بٹ نے صلح کی افواہوں کی تردید کر دی

لاہور (بی پی آئی) معروف پاکستانی یوٹیوبر رجب بٹ نے اپنی اہلیہ ایمان فاطمہ سے صلح کی خبروں کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ دونوں کے درمیان معاملات بہتر نہیں ہوئے اور طلاق کی قانونی کارروائی جاری رہے گی۔ تفصیلات کے مطابق کچھ عرصے قبل ایمان فاطمہ کے بھائی عون شیخ نے دعویٰ کیا تھا کہ دونوں خاندانوں میں صلح ہو گئی ہے اور یہ فیصلہ والدہ کے مشورے پر، بہن اور بچے کی بہتری کیلئے کیا گیا۔☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پاکپتن، پولیس وردی میں ویڈیو بنانے والی لڑکی گرفتار، مقدمہ درج

پاکپتن (بی پی آئی) پاکپتن پولیس نے پولیس کی وردی پہن کر سوشل میڈیا پر ویڈیو اپ لوڈ کرنے والی ٹک ٹاکر کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق سوشل میڈیا پر ویڈیو وائرل کرنے والی ٹک ٹاکر لڑکی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس ترجمان کے مطابق پاکپتن پولیس نے ملزمہ کے موبائل فون پر اس کی لوکیشن معلوم کر کے

کراچی، فائرنگ اور حادثے میں ایک راہگیر جاں بحق، ایک خاتون زخمی

کراچی (بی پی آئی) شہر قائد کے مختلف علاقوں میں پیش آنے والے دو الگ الگ واقعات میں ایک خاتون فائرنگ سے زخمی ہو گئی ایک راہگیر ٹریفک حادثے میں جان کی بازی ہار گیا۔ ریسکیو حکام کے مطابق کورنگی ڈھائی نمبر، کونز کا روڈ چورنگی کے قریب فائرنگ کے واقعے میں 48 سالہ خاتون راحیلہ زخمی ہو گئیں۔ اطلاع ملنے پر امدادی ٹیم نے انہیں فوری طور پر جناح ہسپتال منتقل کیا، جہاں انہیں طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے

پٹ فیڈر کینال میں پانی کی فراہمی یقینی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے، میر واحد بخش لہڑی

نصیرآباد کے کسانوں کے حقوق کے لیے ہر فورم پر آواز بلند کرتے رہیں گے، قبائلی رہنما

چھتر (بی پی آئی) نصیرآباد کے معروف قبائلی و سماجی رہنما میر واحد بخش لہڑی نے کہا ہے کہ پٹ فیڈر کینال پر مشتمل نصیرآباد ڈویژن بلوچستان کا گرین بیلٹ ہے، جہاں ہزاروں زمینداروں اور کسانوں کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے، تاہم ہر سال نہری پانی کی قلت کے باعث کاشتکاروں کو شدید مشکلات، فصلوں کی تباہی اور بھاری مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنے بیان میں میر واحد بخش لہڑی نے کہا کہ پانی کے بحران کے باعث پورے خطے کی زرعی معیشت متاثر ہو رہی ہے، اس لیے پٹ فیڈر کینال میں پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے حالیہ پانی کے بحران پر صوبائی حکومت، محکمہ آبپاشی اور منتخب نمائندوں کی جانب سے صورتحال کا سنجیدگی سے نوٹس لینے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ صوبائی وزیر آبپاشی میر محمد صادق عمرانی، صوبائی وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن حاجی میر محمد خان لہڑی، صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم خان کھوسہ اور حکومت بلوچستان کی جانب سے سندھ حکومت سے مذاکرات کر کے پانی کی فراہمی یقینی بنانے کی کوششیں قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان اقدامات کے مثبت نتائج سامنے آئیں گے اور نصیرآباد ڈویژن کے زمینداروں اور کسانوں کو ان کا جائز حق ملے گا تاکہ زرعی سرگرمیاں متاثر نہ ہوں اور کسان معاشی مشکلات سے نکل سکیں۔ میر واحد بخش لہڑی نے حالیہ پرامن احتجاج میں شرکت کرنے والے عوام، زمینداروں، کسانوں، سماجی و سیاسی کارکنوں اور تمام شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے اتحاد، نظم و ضبط اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے مسائل کو اجاگر کیا، جو قابل ستائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے پرامن اور جمہوری انداز میں آواز بلند کرنا ہی بہترین راستہ ہے، اور وہ آئندہ بھی نصیرآباد ڈویژن کے زمینداروں اور کسانوں کے حقوق کے لیے ہر فورم پر آواز بلند کرتے رہیں گے۔

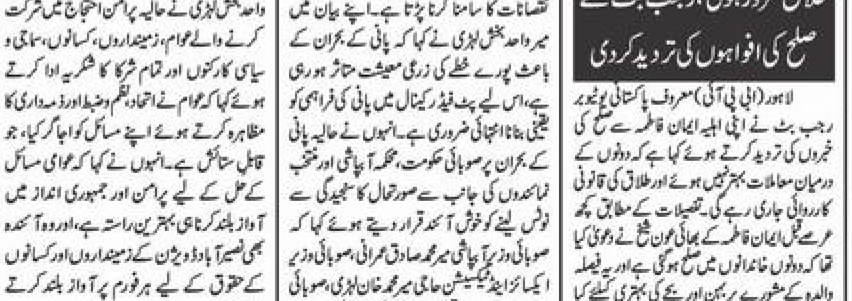

کوئٹہ، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما ایم پی اے و خادم واشک حاجی میر زابد علی ریکی سے مگ کے سماجی رہنما قاری عطاء اللہ، صفی اللہ اور بسیمہ کے رہائشی ڈاکٹر عطاء الرحمان اور ڈاکٹر محمد عارف ملاقات کر رہے ہیں

صحافت سے وابستہ کارکنوں کے حقوق کا تحفظ جائے گا، بی ایم ایف

نامہ نگاروں کی زندگی میں مثبت تبدیلی اور پرنٹ میڈیا کا فروغ بلوچستان میڈیا فورم کا اولین نصب العین ہے، قیوم بلوچ

کوئٹہ(بی پی آئی) بلوچستان میڈیا فورم کے صدر قیوم بلوچ، سینئر اراکین ایگزیکٹو کمیٹی میجر اے کے شاہین، شیخ فرید اللہ، عامر ہنگوکی، اللہ داد رند، محمد علی ہزارہ، ندیم بابر مغل، عبدالمنان صلاحی، پیر جان بلوچ، ثناء اللہ دیپال، کامران خان، احمر ندیم، سلطان کرد اور دیگر نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ بلوچستان بھر کے کارکن صحافیوں، نامہ نگاروں، اخباری کارکنوں، فوٹو جرنلسٹس، کیمرہ پرسنز، کالم نگاروں اور سوشل میڈیا سے وابستہ ذمہ دار میڈیا کارکنوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن جدوجہد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میڈیا فورم کا قیام حقیقی معنوں میں کارکن صحافیوں کی نمائندگی اور ان کے مسائل کے مستقل حل کے لیے عمل میں لایا گیا ہے۔ فورم کسی بھی صحافی یا میڈیا کارکن کو تنہا نہیں چھوڑے گا بلکہ ان کے پیشہ ورانہ، معاشی، قانونی اور سماجی حقوق کے تحفظ کے لیے ہر سطح پر آواز بلند کرے گا۔ رہنماں نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں خدمات انجام دینے والے نامہ نگار انتہائی مشکل حالات میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، مگر انہیں نہ مناسب مراعات حاصل ہیں، نہ تحفظ اور نہ ہی پیشہ ورانہ سہولیات میسر ہیں۔ حکومت، متعلقہ اداروں اور میڈیا مالکان کی ذمہ داری ہے کہ وہ صحافیوں کو باعزت روزگار، بروقت تنخواہیں، انشورنس، طبی سہولیات اور تحفظ فراہم کریں تاکہ وہ بلاخوف و خطر اپنے فرائض انجام دے سکیں۔

بارکھان، میٹھے اور خوش ذائقہ انگوروں کا سیزن شروع، 250 روپے فی کلو فروخت جاری

بہتر پیداوار سے کاشتکار خوشحال، جدید سہولیات اور کولڈ اسٹوریج کی فراہمی سے برآمدات میں اضافے کا امکان

بارکھان (بی پی آئی) ضلع بارکھان میں میٹھے اور خوش ذائقہ انگوروں کے نئے سیزن کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ مقامی باغات سے تازہ انگور بڑی مقدار میں حاصل کر کے منڈیوں میں پہنچائے جا رہے ہیں، جہاں اس وقت بازار میں اعلیٰ کوالٹی کا انگور تقریباً 250 روپے فی کلو فروخت ہو رہا ہے۔ بلوچستان کے انگور اپنی قدرتی مٹھاس، بہترین ذائقے اور اعلیٰ معیار کے باعث نہ صرف صوبے بلکہ پورے پاکستان کی منڈیوں میں انتہائی مقبول

صوبائی پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر حاجی ولی محمد نورزئی سے علاقے کے لوگ ملاقات کر رہے ہیں

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان ABC CERTIFIED

روزنامہ آئینہ کوئٹہ
Daily AAINA Quetta
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر: نعیم اعوان طارق خیل
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 Daily.aaina94@gmail.com

چیف ایڈیٹر و پبلشر عامر امیر اعوان نے روزنامہ آئینہ کوئٹہ سپیڈز پرنٹر پرائیوٹ لمیٹڈ سے چھپوا کر دفتر 13/28-9 پاکستان لائن کواری روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

ایران کے ساتھ تنازعات کا مستقل حل

ایم جے گوہر

امریکا کے نائب صدر جے ڈی وینس نے اپنے ایک انٹرویو میں یہ انکشاف کیا ہے کہ امریکا ایران مفاہمتی یادداشت کو ناکام بنانے کے لیے اسرائیل کی جانب سے سازشیں کی جا رہی ہیں۔

ان کا موقف ہے کہ بعض اسرائیلی عناصر ایران کے ساتھ ہونے والے معاہدے کو سبوتاژ کرنے کے لیے امریکا میں باقاعدہ مہم چلا رہے ہیں اور اس پر بھاری رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ امریکی نائب صدر نے اسرائیل کی جانب سے اس گھٹیا حرکت کے باوجود اس امید کا اظہار کیا ہے کہ ہم اپنے مفادات کو ہر صورت ترجیح دیں گے کیوں کہ ایران کے ساتھ تنازعات کا مستقل حل فوجی کارروائی کے ذریعے ممکن نہیں بلکہ دوطرفہ مذاکرات اور افہام وتفہیم سے طے پانے والا سفارتی معاہدہ ہے۔ انھوں نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ امریکا ایران میں حکومت کی تبدیلی کے لیے زمینی فوج نہیں بھیجے گا بلکہ ایرانی عوام اپنا فیصلہ خود کریں گے۔ پوری دنیا اس بات سے بہ خوبی آگاہ ہے کہ 23 فروری کو ایران پر حملے کے لیے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے ہی اکسایا تھا اور یہ امید اور یقین دہانی کرائی تھی کہ دو چار دن کے لگاتار حملوں کے بعد ایرانی قیادت کو نہ صرف ختم کر دیا جائے گا بلکہ وہاں رجیم چینج کے بعد اپنی مرضی کی کٹھ پتلی حکومت کا قیام آسان ہو جائے گا۔ نیتن یاہو نے صدر ٹرمپ کو یہ سنہرا خواب دکھایا تھا کہ ایرانی عوام علی خامنہ ای حکومت سے نالاں اور ان کے خلاف بغاوت پر آمادہ ہیں۔ ہمارے لیے یہ اچھا موقع ہے کہ ایران میں احتجاج اور بغاوت کو ہوا دے کر وہاں اپنا تسلط قائم کر لیں۔

اس طرح ایران کی جوہری تنصیبات پر بھی ہمارا کنٹرول ہو جائے گا اور ہمارے مستقبل کے منصوبے گریٹر اسرائیل کی راہ میں حائل سب سے بڑی رکاوٹ ایران دور ہو جائے گی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکی وزیراعظم کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر اس کے منصوبے پر یقین کرتے ہوئے ایران پر 23 فروری کو حملہ کر دیا۔ اگرچہ ایران کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای شہید ہو گئے تاہم ایرانی قوم کو ان کی شہادت نے یکجا، منظم اور متحد کر دیا۔ امریکا و اسرائیل کا خواب بکھر گیا۔ ڈونلڈ ٹرمپ 39 روزہ جنگ کے بعد ایران کے ساتھ مذاکرات اور معاہدے کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چوں کہ پاکستان امریکا اور ایران دونوں ملکوں کی قیادت کے لیے ایک قابل اعتماد دوست کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا پاکستان کی ثالثی میں اسلام آباد میں مذاکرات کا پہلا دور ہوا اور سوئٹزرلینڈ میں امریکا و ایران کے درمیان ایم او یو پر دستخط ہو گئے۔ دونوں ملکوں کے درمیان جنگ بندی پر عمل شروع ہو گیا اور اگلے مرحلے کے تکنیکی مذاکرات کا راستہ بھی ہموار ہو گیا۔ ادھر اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو اول دن سے امریکا ایران مذاکرات کے مخالف رہے۔ ان کی یہ کوشش رہی کہ ایران امریکا کسی معاہدے پر متفق نہ ہونے پائیں۔ امریکا نے نیتن یاہو کو مذاکرات اور معاہدے سے مکمل

خون آشام بلا کا مسکن

ڈاکٹر فاروق عادل

ویسے ہاتھ سے نکلے ہوئے لفظ اور حرف مطبوعہ کے درمیان بھی ایک فرق ہے۔ نعمی صاحب کے قبیلے میں ایک بزرگ گزرے ہیں، نام نامی ان کا قدرت اللہ شہاب ہے۔

حقیقت اور خواب کے بیچ کیا ہے؟ یہ سوال دو بار میرے ذہن میں آیا۔ ایک بار انتظار حسین مرحوم کی بھید بھری علامات کو سمجھنے کی کوشش میں اور اب شفقت نعمی صاحب کا ناول پڑھتے ہوئے۔

ویسے ہاتھ سے نکلے ہوئے لفظ اور حرف مطبوعہ کے درمیان بھی ایک فرق ہے۔ نعمی صاحب کے قبیلے میں ایک بزرگ گزرے ہیں، نام نامی ان کا قدرت اللہ شہاب ہے۔ ان سے ایک پہنچے ہوئے پیر کا ایک واقعہ روایت ہے جو اپنے تصرف روحانی سے عقیدت میں ڈوبے ہوئے مرید کا سینہ نور خداوندی سے روشن کر دیا کرتے تھے۔ شہاب کے افسر شاہی تجسس سے یہ برداشت نہ ہوا لہٰذا انھوں نے پیر صاحب کے چوغے سے بیٹری والی ٹارچ برآمد کر کے نور کی قلعی کھول کر رکھ دی۔

ایک زمانہ بیت جانے کے بعد میری کیفیت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ میرا شمار ان چند خوش نصیبوں میں ہوتا ہے جنھیں 'سات جنم' کے مطالعے کا موقع اس کی اشاعت سے پہلے میسر آیا۔ میں کسی اور کے بارے میں تو نہیں کہتا البتہ میری کیفیت یہ ہے کہ اشاعت سے پہلے جو چیزیں اور علامات مجھے زیادہ متوجہ نہ کر سکیں، اشاعت کے بعد یہ قدم قدم پر میرا دامن پکڑتی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ بیٹری والا ٹارچ ہو یا برقی چھاپہ خانے ہر دو ایجادات جادو اثر ہیں۔ اول الذکر نور کا منبع ہے تو ثانی الذکر میں ڈھیروں ڈھیر تاثیر پائی جاتی ہے جیسے وہ ببول کا درخت جس کے گھیر میں کوئی پراسرار اجنبی کسی مسافر کا انتظار کرتا ہے اور اپنے خزانوں کے منہ اس کے لیے کھول دیتا ہے یہاں تک کہ اپنی واحد اولاد بھی اس کے نکاح میں دے کر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

یہ ببول کا درخت بھی عجب جادو بھرا ہے۔ نامعلوم زمانوں میں وہ انواع و اقسام پھلوں سے لوگوں کے دامن بھر دیا کرتا تھا لیکن اب وہ کسی خون آشام بلا کا مسکن ہے جس کی جڑوں میں زہریلے اژدہا بسیرا کرتے ہیں کہ شفقت نعمی کا محمد خان پلٹ پلٹ کر اس کی طرف لپکتا ہے اور ہاتھ پاؤں لہو لہان کر کے لوٹتا ہے۔ یہ سلسلہ جاری ہے۔ سبب اس کے لٹکتے ہوئے شہد کے چھتے ہیں جن میں شفا کی نوید دی گئی ہے اور پھلوں کے ڈھیر ہیں جن سے پیٹ اور ہوس، دونوں کی آگ سرد ہوتی ہے۔ یوں گویا یہ درخت ایک علامت ہے جس کے گرد اس ناول کا تانا بانا بنا گیا ہے۔

کیسا عجب یہ تانا بانا ہے جس میں عقیدے اور عقیدت کی سخت گیری اور آرزوؤں کے خواب دونوں شامل ہیں۔ ان کیفیات کے نتائج ہمیں اس ناول کے صفحات پر ملتے ہیں اور بہت سے مجھے اپنے اردگرد دکھائی دیتے ہیں۔ ناول میں جن نتائج کی تفصیل بیان کی گئی ہے، انھیں میں آپ پر چھوڑتے ہوئے اس زلزلے کا ذکر کرتا ہوں جس نے اس ناول کے مرکزی کردار کا مسکن دو حصوں میں بانٹ دیا یا اس منہ زور آرزو اور اس کی خاطر استعمال کیے گئے ہتھکنڈوں کو خیال میں لاتا ہوں جو بالآخر ہوس ملک گیری میں بدلا جس کے مظاہر ہمیں کبھی متروکہ املاک پر قبضے کی صورت میں نظر آئے اور کبھی بڑے بڑے شہروں کو مات دینے والی ہاؤسنگ سوسائٹیوں کی صورت میں۔ خیر، ان مزمن امراض کو چھوڑیے۔ مجھے تو وہ قانونی موشگافیاں بھی نہیں بھولتیں جن میں اخراج ریاح کی مقدار اور آواز میں نفس انسانی کی پیچیدگی کا راز دریافت کیا گیا ہے۔ اس ناول کی کائنات میں جب یہ عوامل اپنی تمام تر حشر سامانی کے ساتھ برگ و بار لانے لگتے ہیں تو نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے۔ گرین کارڈ کی بے چین کر دینے والی آرزو۔

قبلہ اشفاق احمد مرحوم کا ایک ڈرامہ ہے شاید ننگے پاؤں جس میں یہی سبز کارڈ ایک متبرک جذبے کی شکل اختیار کر جاتا ہے اور جب یہ حاصل ہو جاتا ہے تو لوگ اس کی زیارت کو بہ ہزار عقیدت ننگے پاؤں غول در غول آتے ہیں لیکن ان معصوم لوگوں کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ یہ سبز کارڈ کتنا سبز قدم ہے، اس کے ساتھ ساتھ غربت، بھوک ننگ، حرص و ہوس، جنگیں اور جانے اور کیا کیا چلا آتا ہے پھر اس کے بعد وہ ہاہاکار مچتی ہے کہ پناہ بہ خدا۔ اشفاق احمد کا زمانہ بھلا تھا، گرین کارڈ تک محدود رہا یا اس کے ساتھ چلی آنے والی چند خرافات تک۔ ببول کے درخت میں چھپی خون آشام چڑیل اور اس کے تنے والا اژدہا ابھی خوابیدہ تھا لیکن بعد کے زمانوں میں ان کے رسے بھی کھلے اور ہم نے اپنی 'بہبودی' کی گلیوں میں جو ہمارا دیس اور مسکن ہے، خون کی ندیاں بہتی دیکھیں۔ اشفاق احمد حیات ہوتے تو ممکن ہے کہ وہ انسانی ذہن پر نقش ہو جانے والا کوئی کھیل ہمیں دکھاتے۔ وہ چلے گئے تو ان کے نقاد اور حاشیہ بردار دونوں ہی اپنا اپنا دامن جھاڑ کر کسی گپھا میں محو آرام ہو گئے لیکن کسی کو تو اس عہد کا آشوب قلم بند کرنا تھا۔ یہ ذمے داری شفقت نعمی نے پوری کی ہے۔

شفقت صاحب کون ہیں اور کیا ہیں، یہ بتانا ضروری ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ان کی قبلہ قدرت اللہ شہاب کی پرورش اور پرداخت مکتب میں ہوئی۔ شنید ہے کہ وہ 'شہاب نامہ' جیسی دیو مالا لکھنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ دیو مالا کبھی وجود میں آ گئی تو پتہ چلے گا کہ یہ جو کبھی کراچی میں آتش و آہن کی بارش ہوا کرتی تھی اور ایک صاحب انگلی کے اشارے سے اس عروس البلاد کو سویا ہوا شہر بنا دیا کرتے تھے، وہ اتنی طاقت کہاں سے پاتے تھے۔ اس داستان میں یہی ایک کہانی نہیں بہت سی داستانیں ہیں، ایک نئی ہزار داستان سمجھ لیجیے۔ مجھے ڈر ہے کہ ایک نئی داستان کے لالچ میں لوگ باگ 'سات جنم' کو کہیں فراموش نہ کر دیں۔ ہے تو یہ کتاب بھی ایک کارنامہ لیکن مجھے خدشہ ہے کہ اس کی سب سے بڑی علامت یعنی شجر تجسس یعنی ببول کے درخت کے بارے میں آپ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ مصنف نے محمد خان کے گاؤں کو 'بہبودی' اور ببول کے درخت سے ٹھنڈے سائے اور خوشبوؤں اور لذیذ پھلوں کا تصور وابستہ کر کے بڑی چالاکی سے ایک علامت تراشی ہے۔ اس علامت سے آپ کے ذہن میں اگر کوئی ایسا ویسا یعنی جانا پہچانا تصور ابھر رہا ہے تو مجھے آپ سے اختلاف ہے، بڑا شدید اختلاف ہے۔ باقی باتیں کہنے کی نہیں ہیں۔

امریکا نے نیتن یاہو کو مذاکرات اور معاہدے سے مکمل طور پر دور رکھا نتیجتاً اسرائیل نے مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں شروع کر دیں۔ نیتن یاہو امریکا میں اپنا اثر و رسوخ اور بھاری رقوم خرچ کر کے مفاہمتی یادداشت کو ناکام بنانے کے لیے لابنگ کر رہے ہیں۔ اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے امریکی نائب صدر نے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کا چہرہ بے نقاب کرتے ہوئے واضح کر دیا ہے کہ ایران کے خلاف تنازعات کا مستقل حل صرف سفارت کاری معاہدے میں ہے نہ کہ فوجی کارروائی سے مقاصد حل ہو سکتے ہیں۔

نیتن یاہو کے مذموم عزائم اور ناپاک ارادوں اور سازشوں و چالوں کے باعث نہ صرف اسرائیل میں ان کی مقبولیت میں کمی ہوتی جا رہی ہے بلکہ امریکا میں بھی عوامی سطح پر ان کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں اور ان کی قبولیت کا گراف نیچے آ رہا ہے۔ بعینہٖ ایران کے حوالے سے حکومتی سطح پر بھی امریکا اور اسرائیل کے درمیان فاصلے پیدا ہو رہے ہیں۔ جے ڈی وینس کے تازہ انکشاف کے بعد ٹرمپ یاہو خلیج میں مزید اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے اور دونوں کے درمیان نئے اختلافات جنم لے رہے ہیں۔

پی پی کے ارکان سندھ اسمبلی سمیت اہم شخصیات

محمد سعید آرائیں

مسلم لیگ فنکشنل کے مرکزی رہنما سید راشد شاہ راشدی نے کہا ہے کہ سندھ میں بڑی سیاسی تبدیلی آنے والی ہے اور پیپلز پارٹی کے زوال کا وقت شروع ہو چکا ہے۔ پی پی کے ارکان سندھ اسمبلی سمیت اہم شخصیات ہم سے مسلسل رابطے میں ہیں کیونکہ اس وقت پیپلز پارٹی میں جیل جیسا ماحول ہے اور اس کے ارکان اسمبلی آزادانہ فیصلے کرنے سے بھی محروم ہیں اور پارٹی میں خوف اور دباؤ کا ماحول پایا جاتا ہے اور اظہار خیال پر بھی پابندی ہے۔

راشد شاہ کو حال ہی میں فنکشنل لیگ میں متحرک ہونے کا موقعہ دیا گیا ہے کیونکہ فنکشنل لیگ کے مرکزی صدر خود پیر پگاڑا کے جانشین کے طور پر حروں کے روحانی پیشوا بھی ہیں اور سیاسی طور پر سندھ کی سیاست میں کوئی فعال کردار ادا نہیں کر رہے اور حر جماعت کے روحانی معاملات تک ہی انھوں نے خود کو محدود رکھا ہوا ہے۔ سندھ میں مسلم لیگ (ف) کی سربراہی پیر پگاڑا کے بھائی گوہر شاہ کے پاس ہے، اب پیر پگاڑا نے پارٹی اجلاس میں سندھ میں پارٹی کو فعال کرنے کی ذمے داری سید راشد شاہ کے حوالے کی ہے اور انھوں نے سندھ میں سیاسی دورے شروع کیے ہیں۔

مسلم لیگ فنکشنل سندھ کے صدر، صدرالدین راشدی نے گزشتہ دنوں پیپلز پارٹی سندھ کی قیادت اور سندھ حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ سندھ میں حکومت تبدیل کرنا ہوگی جس نے کراچی میں امن و امان خراب اور سندھ میں انفرااسٹرکچر برباد کر دیا ہے اور موجودہ حالات عوام کے حق میں نہیں ہیں۔ (ن) لیگ کے الزامات کا پیپلز پارٹی کی طرف سے سخت جواب دیا گیا جس کے جواب میں فنکشنل لیگ سندھ کے ترجمان نے کہا کہ پیپلز پارٹی محض الزامات کی سیاست کر رہی ہے۔

کرپشن، مہنگائی اور عوام دشمن پالیسیوں کی ذمے داری پیپلز پارٹی پر عائد ہوتی ہے جو سندھ میں فنکشنل لیگ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ سندھ میں (ف) لیگ کے سیکریٹری جنرل سردار عبدالرحیم نے بھی پیپلز پارٹی پر کراچی سمیت سندھ میں انتقامی سیاست عروج پر پہنچانے کا الزام لگایا ہے کہ سرجانی ٹاؤن میں (ف) لیگ کے دفاتر پر حملہ کیا گیا اور فائرنگ سے (ف) لیگ کے دس کارکن زخمی کیے گئے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ سردار عبدالرحیم ہی سندھ کی سیاست میں فعال ہیں اور ان کے بیانات سے ہی پتا چلتا ہے کہ سندھ میں فنکشنل لیگ بھی وجود رکھتی ہے جس کے ارکان اسمبلی بھی موجود ہیں۔ کراچی اور اندرون سندھ کے بعض علاقوں میں دیگر پارٹیوں سے مایوس سیاسی افراد نے (ف) لیگ میں شمولیت اختیار کر رکھی ہے اور دو سال قبل ہونے والے عام انتخابات میں کراچی سے بھی فنکشنل لیگ کے امیدوار میدان میں تھے مگر جیتا کوئی نہیں تھا۔ اس طرح خیرپور و سانگھڑ اضلاع سے (ف) لیگ کامیاب بھی ہوئی تھی وہاں پی پی کے امیدواروں نے کامیابی حاصل کی تھی۔ ڈاکٹر ذوالفقار مرزا فیملی اور سابق نگران وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی فیملی بھی (ف) لیگ کے ساتھ پی پی کے خلاف ڈیموکریٹک الائنس میں شامل ہیں اور پی پی سندھ میں (ف) لیگ کے کافی رہنماں کو توڑ بھی چکی ہے۔

(ف) لیگ کے مرکزی و صوبائی رہنماں کے بیانات کو سیاسی تو قرار دیا جا سکتا ہے مگر سندھ کی مفاد پرستی کی سیاست میں تبدیلی کے صرف بیانات ہی سامنے آ رہے ہیں کیونکہ سندھ کے تمام بڑے پیر، سجادہ نشین اور وڈیرے پیپلز پارٹی کا حصہ بنے ہوئے ہیں، اندرون سندھ کی بدحالی سوشل میڈیا کی زینت بنی ہوئی ہے اور عوامی سطح پر مایوسی بھی بڑھ رہی ہے۔ پی پی کی سندھ میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت ہے اور سندھ حکومت اپنے فیصلوں میں آزاد ہے اور اسے کسی اور

23 مارچ 1940

اصغر عبداللہ

برصغیر کے مسلم عوام میں جو محبت، احترام اور مقبولیت قائداعظم محمد علی جناح کے حصہ میں آئی، وہ کسی اور قومی راہنما کو نصیب نہیں ہو سکی۔

برصغیر کے مسلم عوام میں جو محبت، احترام اور مقبولیت قائداعظم محمد علی جناح کے حصہ میں آئی، وہ کسی اور قومی راہنما کو نصیب نہیں ہو سکی۔ ان کی زندگی میں ان کے مقابل ان کے کسی حریف کا چراغ جل سکا، نہ ان کے بعد کوئی ان کی رفعت کو چھو پایا ہے، اور ہر گزرتے دن کے ساتھ قوم کے دل میں ان کے لیے یہ محبت مزید بڑھتی جاتی ہے۔ اس محبت کی قدر و قیمت سوا ہو جاتی ہے، جب ہم دیکھتے ہیں کہ تحریک پاکستان کے دوران وہ مسلم عوام، جو ان پڑھ یا انگریزی سے نابلد ہونے کے باعث ان کے خطاب کو سمجھنے سے قاصر تھے، وہ بھی بڑھ چڑھ کر ان کے جلسوں میں جاتے، اور ان کے خطاب پر سر دھنتے دکھائی دیتے تھے۔ مرحوم کرنل (ر) امجد حسین، جو 23 مارچ 1940 کو لاہور میں قائداعظم کی زیر صدارت مسلم لیگ کے تاریخی جلسہ میں بھی حاضر تھے، راوی ہیں کہ ان کے ساتھ ان کا ملازم شریف بھی گیا تھا۔ قائداعظم انگریزی میں تقریر کر رہے تھے، اور اس دوران جب ان کی کسی بات پر لوگ تالیاں بجاتے، تو وہ بھی تالیاں بجاتا تھا۔ میں نے پوچھا، شریفے، تمھیں سمجھ آ رہی ہے؟ اس نے جواب دیا، سمجھ تو نہیں آ رہی، پر میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ بابا جو کہہ رہے ہیں، ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ کسی قومی قائد کی عظمت کی یہ معراج ہے۔

مجھے یاد ہے کہ 70 کی دہائی میں جب ہماری نسل نے ہوش سنبھالا، تو ہم اپنے اردگرد ہر گھر ایسے بزرگ دیکھتے تھے، جنھوں نے قائداعظم کو دیکھ رکھا تھا، اور تحریک پاکستان میں ان کے کسی نہ کسی جلسہ میں شرکت کر چکے تھے۔ یہ وہ بزرگ تھے، جن کی آنکھوں میں اپنے قائد کے بعد اب کوئی اور جچتا ہی نہیں تھا، مثلاً: میرے والد مرحوم روایتی معنوں میں کوئی سیاسی کارکن نہیں تھے، تاہم روزانہ باقاعدگی سے اخبار کا مطالعہ کرتے، اور احباب کے ساتھ سیاست پر بے تکان گفتگو کرتے تھے۔ تحریک پاکستان کے دوران راولپنڈی، جہاں وہ ان دنوں روزگار کے سلسلہ میں مقیم تھے، میں قائداعظم کے جلسے، اور جنرل ایوب کے خلاف صدارتی الیکشن کے دوران گجرات میں مادر ملت فاطمہ جناح کے جلوس اور ہارس شوگراؤنڈ میں ان کے خطاب کی روداد بڑے جوش و خروش سے سنایا کرتے تھے۔ 1977 تک وہ مسلم لیگ کے مقامی جلسوں میں بھرپور شرکت کرتے رہے، تاہم جنرل ضیا کے مارشل لا کے بعد 1998 میں اپنی وفات تک سیاست میں ان کی دلچسپی محض مسلم لیگ کے نام پر ووٹ دینے کی حد تک رہ گئی تھی، جو بھی مسلم لیگ کے نام پر آ جائے۔ یہ بھی دیکھتے تھے کہ سیاسی گفتگو میں بحث کہیں سے بھی شروع ہوتی، وہ اس کا اختتام قائداعظم کی قیادت اور سیاست ہی پر ختم کرتے تھے۔ کبھی کبھی تو یوں محسوس ہوتا، جیسے قائداعظم کے بعد دوسرے سیاستدان ان کے نزدیک سرے سے کوئی وجود ہی نہیں رکھتے ہیں۔ قائداعظم کے ساتھ محبت کے باب میں یہ صرف گجرات شہر اور تنہا میرے والد کی کہانی نہیں، بلکہ ہر اس فرد کی کہانی ہے، جس نے اپنی زندگی میں قائد کا زریں عہد پایا تھا۔ چنانچہ، کچھ عرصہ بعد جب میں گجرات سے نکل کر لاہور آیا، جو پنجاب میں تحریک پاکستان کی سرگرمیوں کا مرکز رہا تھا، اور یہاں شعبہ صحافت سے وابستگی کی بدولت کئی ایسے بزرگوں سے ملنے کا موقع ملا، جو تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم کو براہ راست دیکھ، سن یا مل چکے تھے، جیسے: محمد حسین چٹھہ، احمد سعید کرمانی، ممتاز احمد خاں، خواجہ افتخار، ملک غلام نبی، کرنل (ر) امجد حسین، تو سبھی کو قائداعظم کے لیے اسی جذبہ سے سرشار پایا، جس جذبہ سے سرشار ہم بچپن سے والد صاحب کو دیکھتے آئے تھے۔ کرنل امجد حسین صاحب پر تو قائداعظم کے ذکر پر گہری رقت طاری ہو جاتی، آواز بھرا جاتی اور فرط جذبات سے آنکھیں بھیگ جاتی تھیں۔ قائداعظم کے ساتھ محبت کا یہی جذبہ تھا، جس کے تحت کئی سال پہلے محبان قائد، جن کی قیادت نوائے وقت کے ایڈیٹر مجید نظامی کر رہے تھے، ادارہ نظریہ پاکستان کے پلیٹ فارم سے یہ عزم کیا کہ لاہور، جہاں 23 مارچ 1940 کو قائداعظم کی زیر صدارت قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی، یہیں، اسی شہر میں ان کے نام پر ایک اسٹیٹ آف دی آرٹ بلڈنگ تعمیر کی جائے، جو نہ صرف ان پر آزادانہ علمی، تحقیقی اور تعلیمی سرگرمیوں کا مرکز ہو، بلکہ اس کے اندر الحمرا کی طرز پر بڑے بڑے ہال بھی ہوں، جہاں قائد کے افکار و نظریات کی ترویج و اشاعت کے لیے پورا سال، بغیر کسی وقفہ کے، نظریاتی اجتماعات کے انعقاد کا سلسلہ جاری رہے۔ یاد رہے کہ ادارہ نظریہ پاکستان کی بنیاد جولائی 1992 میں اس وقت کے وزیراعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے رکھی تھی، جن کو قائداعظم اور مسلم لیگ سے عشق کی حد تک لگا تھا۔ ان سے میری پہلی ملاقات ان کی وزارت اعلیٰ ختم ہونے کے فوراً بعد ڈیوس روڈ لاہور پر واقع مسلم لیگ ہاؤس میں ہوئی، جہاں میں نے ہفت روزہ زندگی کے لیے ان کا انٹرویو کیا تھا۔ وہ ان دنوں مسلم لیگ ہاؤس کی چھت پر ایک سادہ سے کمرے میں تنہا رہتے تھے، اور یہیں سے پنجاب میں مسلم لیگ کی سیاسی اور تنظیمی سرگرمیوں کی نگرانی کرتے تھے۔ اپریل 2008 میں حکومت پنجاب نے اسمبلی ایکٹ کے ذریعے ادارہ نظریہ پاکستان کو قانونی شکل دے دی، اور مجید نظامی اس کے منتخب چیئرمین قرار پائے۔ جولائی 2014 میں ان کی وفات کے بعد یہ ذمے داری سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر رفیق احمد کو تفویض ہوئی۔ اگست 2014 میں سابق صدر رفیق احمد تارڑ کو چیئرمین منتخب کر لیا گیا۔ مارچ 2022 میں ان کے انتقال کے بعد وائس چیئرمین اور تحریک پاکستان کے معروف کارکن میاں فاروق الطاف کو ادارہ کی سربراہی کی سعادت نصیب ہوئی، جب کہ اپریل 2022 سے یہ قومی نظریاتی ادارہ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس اعجاز نثار کی چیئرمین شپ میں سرگرم کار ہے۔ میاں فاروق الطاف سینئر وائس چیئرمین، جب کہ مشاہد حسین سید اور جنرل (ر) عبدالقیوم وائس چیئرمین ہیں۔ ادارے کی معاونت و مشاورت کے لیے 21 رکنی بورڈ آف گورنرز اور 40 رکنی جنرل کونسل بھی موجود ہیں۔ میری خوش نصیبی ہے کہ اس نظریاتی قومی ادارے سے میری جان پہچان شروع سے چلی آ رہی ہے کہ اس کے بانیان غلام حیدر وائیں اور مجید نظامی سے ابتدائی تعارف اسی زمانہ میں ہوا۔ نظامی صاحب سے اول اول بھائی روف طاہر مرحوم کی رفاقت میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ہفت روزہ زندگی کیلیے ان کا انٹرویو ہم دونوں نے مشترکہ طور پر کیا تھا۔ بعدازاں نظامی صاحب کے ساتھ ذاتی نیازمندی کا رشتہ بھی قائم ہو گیا، جس کی یادگار ان کی وہ یادداشتیں ہیں، جو میری درخواست پر انھوں نے اپنے گھر پر ریکارڈ کرائیں، بلکہ اس کے مسودے کے بعض حصوں کو خود ایڈیٹ بھی کیا، جو میرے پاس بطور تبرک آج بھی محفوظ ہیں۔ بعدازاں، مسلسل 12 سال تک ان کی براہ راست راہ نمائی میں، پہلے ایڈیٹر و مینیجنگ ایڈیٹر ندائے ملت اور پھر ایڈیٹر نوائے وقت سنڈے میگزین کے طور پر کام کرنے کا تجربہ ہوا۔

رفیق تارڑ صاحب سے پہلی ملاقات بھی اسی دور میں ہوئی، جب وہ صدارت سے فراغت کے بعد جوہر ٹاؤن اپنے ذاتی گھر میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ نوائے وقت کے لیے میں نے ان کا جو انٹرویو کیا، وہ ان کی زندگی کا طویل ترین انٹرویو تھا۔ یہ انٹرویو ان کو اتنا پسند آیا کہ اس کی اشاعت کے چند روز بعد مجھے اپنے گھر رات کے کھانے پر بلایا، اور دیر تک باتیں کرتے رہے۔ بعد میں بھی جب کہیں ملتے، تو بڑی شفقت کا برتا کرتے۔ مسلم لیگ کے سابق سیکریٹری جنرل، سینیٹر اور دانشور مشاہد حسین سید صاحب، جو سیاسی اور غیر سیاسی عہدوں سے بے نیاز، ہر دور میں پاکستانیت کا پرچم لہراتے نظر آتے ہیں، ان سے بھی اس زمانے کی شناسائی ہے۔ قومی اور بین الاقوامی، ہر فورم میں وہ جس دبنگ انداز میں

بدخشاں کے چار اضلاع

تنویر قیصر شاہد

بدخشاں، افغانستان کا معروف صوبہ ہے۔ نقشہ دیکھیں تو دو اطراف سے اس کی سرحدیں وسط ایشیا کے مشہور ملک، تاجکستان، سے ملتی نظر آتی ہیں

بدخشاں، افغانستان کا معروف صوبہ ہے۔ نقشہ دیکھیں تو دو اطراف سے اس کی سرحدیں وسط ایشیا کے مشہور ملک، تاجکستان، سے ملتی نظر آتی ہیں۔ بدخشاں کا صوبائی دارالحکومت فیض آباد کہلاتا ہے۔ سابق افغانی مزاحمتی لیڈر اور سابق افغان صدر، برہان الدین ربانی، بھی بدخشانی تھے۔ فیض آباد مرکزی دارالحکومت (کابل) سے 500 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یوں اس پر متشدد افغان طالبان حکام کی گرفت بھی قدرے کمزور سمجھی جاتی ہے۔ بدخشاں پر ملا ہبت اللہ اور مقتدر طالبان کی سختی ثمر آور ہو رہی ہے نہ بدخشانی عوام قابو میں آ رہے ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ بدخشاں کے پورے صوبے میں افغان طالبان حکومت کے خلاف بغاوت اور غدر کے مناظر سر اٹھا رہے ہیں تو یہ کہنا شائد مبالغہ نہیں ہوگا۔ تشدد پسند طالبان حکمران پہلے ہی شمالی اتحاد (جس کے سربراہ مشہور ترین سابق افغان مزاحمتی لیڈر، احمد شاہ مسعود مرحوم، کے صاحبزادے ہیں) سے خائف اور پریشان تھے، اب بدخشاں کی تازہ صورتحال نے کابل کو مزید پریشانیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ افغان مقتدر طالبان کے خلاف شمالی اتحاد کی سرگرمیوں کا مرکز اگر وادی پنج شیر ہے تو طالبان کے خلاف سر اٹھانے والے باغی بدخشانیوں کا مرکز درویز بنا ہوا ہے۔

بدخشاں میں متشدد و غاصب افغان طالبان حکام کے خلاف بغاوت اور خود مختاری کا پرچم اٹھانے والے افغان جنگجو کا نام جمعہ خان فتح ہے۔ اس افغان نوجوان کی عمر 45 سال بتائی جاتی ہے۔ جمعہ خان بدخشاں کے انتہائی غریب خاندان میں پیدا ہوا۔ مبینہ طور پر میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ابتدا میں روزی روزگار کے لیے اپنے غریب کسان والد کے ساتھ کاشتکاری کرتا رہا۔ پھر بدخشاں صوبے میں اپنے آبائی شہر درویز میں معمولی سی دکانداری بھی کی۔ پھر ایک سرکاری اسکول میں ٹیچر کے فرائض بھی انجام دیے۔ اسی دوران اس پر تہمت لگی کہ اس نے اسکول ٹیچرز کی تنخواہیں غبن کر لی ہیں۔ پکڑ دھکڑ ہوئی تو وہ پہاڑوں میں جا چھپا۔ یہ موجودہ طالبان حکومت سے قبل سابق افغان حکومتوں کی بات ہے۔ پہاڑوں میں پناہ گیری کے دوران ہی جمعہ خان کا رابطہ افغان طالبان کے جنگجوؤں سے ہوا۔ وہ پہاڑوں سے اتر کر عسکری اور چھاپہ مار تربیت کے لیے (اس وقت کے) باغی طالبان کے پاس چلا گیا۔ یہیں سے سینئر افغان طالبان سے اس کے مراسم اور قربتیں پیدا ہوئیں جنھوں نے آگے چل کر اپنے رنگ دکھانے تھے۔

طالبان 2021 میں (قابض امریکیوں کے انخلا کے بعد) باقاعدہ افغانستان پر قابض ہوئے تو انہوں نے جمعہ خان کو بدخشاں کے چار اضلاع کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ رفتہ رفتہ جمعہ خان نے اپنے اقتدار، عہدے اور اثر و رسوخ کے دائرے کو وسعت دی۔ اسی بنا پر وہ اپنے نام کے ساتھ فتح یا فاتح کا لاحقہ بھی لگانے لگا جو اب اس کے نام کا جزو ناگزیر بن چکا ہے۔ اپنے زیر کنٹرول علاقے میں اپنا ٹھکا قائم کیا تو کابل و قندھار کی طالبان قیادت کا اس پر اعتبار و اعتماد مزید بڑھا۔ حتیٰ کہ ملا ہبت اللہ (نام نہاد امارت اسلامیہ افغانستان کے امیر) بنے تو انہوں نے بھی جمعہ خان فتح کے ہاتھوں کو بدخشاں میں استحکام بخشا۔ بدلے میں جمعہ خان فتح نے بدخشاں میں کابلی و قندھاری افغان طالبان کی رٹ مضبوط کرنے کے لیے مقامی سطح پر نہایت سختی اور تشدد برتنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ایک بدخشانی (جس نے ملا ہبت اللہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی جسارت کی تھی) کو سزائے موت دے کر سرِ عام سر قلم کر دیا۔ ساتھ ہی اعلان کیا: میرا باپ اور بھائی بھی طالبان قیادت و حکومت کے خلاف سر اٹھائے گا یا بغاوت کرے گا تو اس کا سر بھی خود میں قلم کروں گا۔ اس خونریز اقدام و دہشت انگیز اعلان نے طالبان حکومت کو خوش و مطمئن کیا ہی، بدخشانی عوام بھی جمعہ خان فتح سے ڈرنے لگے۔ اس ڈر، خوف اور دہشت سے جمعہ خان نے یہ فائدہ اٹھایا کہ اپنی نجی دولت، جدید ترین گاڑیوں اور اپنے ذاتی و وفادار مسلح گروہوں میں بے تحاشا اضافہ کیا۔ کابل و قندھار مگر صرف خاموش ہی نہ رہے بلکہ طالبان قیادت نے جمعہ خان فتح کو بدخشاں کی قیمتی ترین معدنیات کی حامل کانوں کا ذمے دار بھی بنا دیا اور ڈپٹی گورنر بھی۔ مذکورہ کانوں میں درویز کی سونے کی کانیں بے حد مشہور اور قیمتی ترین ہیں۔ یہیں سے طالبان حکومت اور جمعہ خان فتح میں پھڈے شروع ہوئے۔ کابل و قندھار کی طالبان قیادت اور جمعہ خان فتح میں باقاعدہ تصادم کی کئی خونریز جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ فریقین کے کئی بندے قتل کیے جا چکے ہیں، مگر جمعہ خان فتح کا باغیانہ پرچم سرنگوں نہیں ہو سکا ہے۔ اسے ڈھب پر لانے کے لیے افغان وزیر دفاع (ملا یعقوب) بھی خفیہ طور پر جمعہ خان سے ملے، مگر وہ ڈھب پر آنے اور بغاوت کا جھنڈا لپیٹنے کے لیے تیار نہ ہوا۔

12 جولائی 2026 کو کابل کے طالبان حکمرانوں نے جمعہ خان فتح کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری کیے اور اسے گرفتار کرنے کے لیے کئی فوجی دستے، ڈرونز اور ملٹری ہیلی کاپٹر بدخشاں بھی روانہ کیے۔ جمعہ خان مگر سرنڈر کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ وہ اپنے سیکڑوں مسلح وفادار ساتھیوں کے ساتھ اپنے اسٹرانگ ہولڈ نو سے کے پہاڑوں میں جا چھپا اور طالبان افواج کے خلاف برسرِ پیکار ہو گیا۔ اس کے مسلح ساتھی بدخشاں کی سونے کی کانوں پر ہنوز قابض ہیں۔ 16 جولائی 2026 کو چند گھنٹوں کے لیے پورا بدخشاں طالبان کی عملداری سے نکل کر جمعہ خان اور اس کے جنگجوؤں کے ہاتھ میں چلا گیا تھا۔ مگر یہ قبضہ چند گھنٹوں ہی کے لیے رہا۔ جمعہ خان کی طالبان حکام کے خلاف مزاحمتی مسلح تحریک سے حوصلہ پا کر بدخشاں سے متصل دو صوبوں میں بھی طالبان حکمرانوں کے خلاف بغاوت کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔

اگر ہم افغان میڈیا کا روزانہ کی بنیاد پر بغور مطالعہ کریں تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ جمعہ خان فتح اور دیگر نئے افغان وار لارڈز نے مقتدر افغان طالبان کی ناانصافیوں، ظلم، لالچ، افغان خواتین اور بچوں و بچیوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کی بنیاد پر بغاوت اور علیحدگی کے کئی جھنڈے بلند کر دیے ہیں۔ 6 جولائی 2026 کو العربیہ ڈاٹ نیٹ نے بھی اہم خبر شائع کرتے ہوئے قارئین کو بتایا ہے کہ افغانستان کے شمال مشرقی صوبے، بدخشاں، میں طالبان حکام کی اپنے مخالفین سے لڑائی بڑھ رہی ہے۔ یہ لڑائی سونے کی کانوں پر ہو رہی ہے۔ جمعہ خان فتح کا قندھاری قیادت سے یہ مطالبہ بھی ہے کہ افغانستان سے ٹی ٹی پی اور دیگر غیر ملکی دہشت گرد نکالے جائیں۔

اگر اس طرح افغانستان میں اضطراب اور خلفشار میں اضافہ ہوتا رہا تو افغانستان کے دیگر علاقوں میں مزید بغاوتیں اٹھیں گی جنھیں کچلنا اور فرو کرنا قطعی آسان نہیں ہوگا۔ طالبان حکام کو خدشہ ہے کہ اگر بدخشاں کے شعلے ٹھنڈے نہ کیے گئے تو ممکن ہے متصل تاجکستان کی مداخلت سے حالات مزید دگرگوں ہو جائیں۔

بقیہ 1

اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار حاجی محمد خان لہڑی نے گفتگو کرتے ہوئے کیا اس موقع پر پریس کلب اوستا محمد کے سابق صدر سینئر صحافی محمد حنیف بلوچ سینئر صحافی محمد رفیق پندرانی بھی موجود تھے حاجی محمد خان لہڑی نے کہا کہ بلوچستان میں قیام امن کے لیے پاک افواج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں، جن کی بدولت امن وامان کی صورتحال میں بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن کے قیام اور ترقیاتی عمل کو آگے بڑھانے کے لیے حکومت تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات ایک ناسور ہے جو نوجوان نسل کے مستقبل کو تباہ کر رہا ہے، اس لعنت کے خاتمے کے لیے محکمہ ایکسائز اینٹی نارکوٹکس کو خصوصی ٹاسک سونپا گیا ہے۔ صوبے بھر میں منشیات فروش عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری ہیں اور اس سلسلے میں مزید مؤثر حکمت عملی اختیار کی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ محکمہ ایکسائز میں فرائض سے غفلت برتنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے دیانتداری کے ساتھ فرائض سرانجام دینے والے افسران واہلکاروں کی مکمل حوصلہ افزائی کی جائے گی بقول ان کے محکمہ ایکسائز میں کالے بھیڑوں کے خلاف سخت کارروائی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے حاجی محمد خان لہڑی نے عوام پر زور دیا کہ وہ منشیات کے خاتمے، امن وامان کے قیام اور سماجی برائیوں کے سدباب کے لیے متعلقہ اداروں کے ساتھ تعاون کریں تاکہ بلوچستان کو ایک پرامن، خوشحال اور ترقی یافتہ صوبہ بنایا جا سکے۔ حاجی محمد خان لہڑی نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اس لیے بلوچستان کی باشعور عوام مسلم لیگ کو امید کی کرن سمجھتے ہیں حاجی محمد خان لہڑی نے کہا کہ دروغ گوئی کی سیاست دفن ہو چکی ہے عوام باشعور ہے اپنے دوست اور دشمن میں تمیز رکھتے ہیں

بقیہ 2

متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ضلع میں موجود 150 نان فنکشنل اسکولوں میں سے 128 اسکول مکمل طور پر فعال کیے جا چکے ہیں، جبکہ باقی اسکولوں کو بھی جلد فعال بنانے کے لیے اقدامات جاری ہیں۔ اجلاس کے دوران ان اسکولوں کا تفصیلی ڈیٹا بھی پیش کیا گیا جہاں اساتذہ کی کمی درپیش ہے۔ آر ٹی ایس ایم نے ضلع بھر کے اسکولوں کی مانیٹرنگ رپورٹ پیش کرتے ہوئے آگاہ کیا کہ مسلسل غیر حاضر رہنے والے 35 اساتذہ کے خلاف انکوائری شروع کر دی گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر عبداللہ بادینی نے ہدایت کی کہ تمام سرکاری اسکولوں میں تدریسی سرگرمیوں کو مزید موثر بنایا جائے، اساتذہ کی حاضری یقینی بنائی جائے اور طلبہ کو معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

بقیہ 3

ترقیاتی اور مالی ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر پورا کیا جائے گا۔ منگل کو وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف سے وزیراعلیٰ گلگت بلتستان، امجد حسین نے وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد میں ملاقات کی جس میں گلگت بلتستان کی مالی صورتحال، ترقیاتی منصوبوں اور عوامی فلاح و بہبود سے متعلق اہم امور پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ جاری بیان کے مطابق وزیراعلیٰ گلگت بلتستان نے وزیراعظم کو خطے کو درپیش مالی چیلنجز، بالخصوص بجٹ خسارے سے آگاہ کیا اور بتایا کہ یہ صورتحال ترقیاتی عمل کی رفتار کو متاثر کر رہی ہے۔ انہوں نے وفاقی حکومت سے درخواست کی کہ گلگت بلتستان کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے خصوصی تعاون فراہم کیا جائے تاکہ جاری ترقیاتی منصوبے بروقت مکمل کیے جا سکیں۔ وزیراعلیٰ نے توانائی کے شعبے کو اولین ترجیح قرار دیتے ہوئے وزیراعظم سے درخواست کی کہ جاری ترقیاتی منصوبوں کے لیے مطلوبہ فنڈز کی بروقت فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ منصوبے مقررہ مدت میں مکمل ہو سکیں اور خطے میں بجلی کی قلت پر قابو پایا جا سکے۔ ملاقات کے دوران گندم سبسڈی کے معاملے پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ وزیراعلیٰ نے گلگت بلتستان کے لیے گندم سبسڈی میں کمی پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس پر وزیراعظم نے گلگت بلتستان کے لیے گندم کا کوٹہ مکمل کو بحال کرنے کی یقین دہانی کرائی، جبکہ باقی مالی ضروریات بعد ازاں پوری کرنے کا بھی عزم ظاہر کیا۔ وزیراعلیٰ گلگت بلتستان نے وفاقی حکومت سے خطے میں انٹرنیٹ بینڈ وڈتھ میں اضافہ، سیاحت کے فروغ کے لیے جدید سہولیات کی فراہمی، اور گلگت میں بوئنگ طیاروں کے لیے موزوں ہوائی اڈے کی تعمیر میں تعاون کی بھی درخواست کی تاکہ سیاحت، تجارت اور علاقائی روابط کو مزید فروغ دیا جا سکے۔ ملاقات میں گلگت بلتستان کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے، فنی تربیت، کاروباری سرگرمیوں کے فروغ اور مختلف ترقیاتی پروگراموں کے ذریعے پائیدار معاشی مواقع فراہم کرنے کی حکمت عملی پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیراعلیٰ گلگت بلتستان امجد حسین نے وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے گلگت بلتستان کی ترقی، عوامی فلاح اور جمہوری عمل کے تسلسل کے لیے وفاقی حکومت کے تعاون کو سراہا۔ انہوں نے حالیہ انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی کے عوامی مینڈیٹ کے احترام اور گلگت بلتستان میں حکومت کی تشکیل کے عمل میں وزیراعظم کے مثبت کردار کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔ وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف نے اس موقع پر گلگت بلتستان کی پائیدار ترقی، عوامی خوشحالی اور خطے کے اہم ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے وفاقی حکومت کے بھرپور تعاون کا اعادہ کرتے ہوئے یقین دلایا کہ گلگت بلتستان کی ترقیاتی اور مالی ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر پورا کیا جائے گا۔ ملاقات میں نائب وزیراعظم اسحاق ڈار، وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال، وزیراعظم کے خصوصی معاون سید توقیر شاہ، وزیر اقتصادی امور احد خان چیمہ اور وفاقی سیکرٹری خزانہ امداد اللہ بوسال بھی اجلاس میں شریک تھے۔

بقیہ 4

معاملات زیر بحث آئے۔ اجلاس کے دوران جوڈیشل کمیشن آف پاکستان نے بلوچستان ہائیکورٹ میں ایڈیشنل ججز کی تعیناتی کے عمل کی باقاعدہ منظوری دے دی۔ منظور شدہ ناموں میں عبدالقیوم لہڑی، اللہ داد روشن اور رف عطا شامل ہیں، جنہیں بلوچستان ہائیکورٹ میں بطور ایڈیشنل جج تعینات کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔

بقیہ 5

جاں بحق و زخمی افراد کو فوری طور پر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر (ڈی ایچ کیو) اسپتال سوراب منتقل کر دیا۔ پولیس کے مطابق جاں بحق اور زخمی ہونے والے افراد کا تعلق کوئٹہ، تونسہ اور چمن سے ہے، تاہم ان کی شناخت تاحال ظاہر نہیں کی گئی۔ پولیس نے حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے، جبکہ جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر کے مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔ حکام کے مطابق زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے اور واقعے سے متعلق مزید تفصیلات سامنے آنے پر آگاہ کیا جائے گا۔

بقیہ 6

دوسرے کے خلاف الیکشن لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ہمیشہ آزاد کشمیر کے مسائل کا نوٹس لیا اور ان کی ہدایت پر وزرا کی ٹیم نے آزاد کشمیر کا دورہ کیا اور مسائل پرامن طریقے سے حل کیے، 27 ستمبر 2025 کو ہم نے مظفر آباد کا دورہ کیا، 3 اکتوبر 2025 کو آزاد کشمیر کے مسائل کے حل کے لیے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ ان کا کہنا تھا کہ معاہدہ طے پانے کے بعد وزیراعظم نے وفاقی وزرا اور پیپلز پارٹی کی قیادت کو بلا کر مشاورت کی اور وزیر خزانہ کو ہدایت کی کہ آزاد کشمیر کی ترقی کے لیے جتنی رقم چاہیے فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آزاد کشمیر کے مسائل کے حل کیلئے 35 نکات پر عملدرآمد یقینی بنایا، 30 مئی 2026 کو بھی وزیراعظم کی ہدایت پر ہم نے مظفرآباد میں بیٹھ کر مذاکرات کیے، ہم نے برملا کہا کہ کشمیر سے متعلق ہر مسئلے کا حل کشمیریوں نے خود نکالنا ہے، کشمیری عوام جو بھی فیصلہ کریں گے اس میں وفاقی حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہوگی۔ ڈاکٹر طارق فضل چوہدری نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے جلسے میں کشمیریوں کے فیصلے کی جو بات کی گئی وہ دراصل ہمارے ہی موقف کی تائید ہے، آزاد کشمیر میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور وہاں کے وزیراعظم فیصل راٹھور کے اقدامات کو وفاق نے سپورٹ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت اپنے مثبت کردار سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔ سیاسی مقبولیت کے لیے کشمیر میں کسی قسم کی تفرقہ بازی پھیلانے کے حق میں نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں آزاد کشمیر میں اتحاد، یکجہتی اور امن چاہیے، مسلم لیگ (ن) کی قیادت ایک پھلتا پھولتا اور پرامن کشمیر دیکھنا چاہتی ہے، کشمیر پاکستان کے ہر شہری کے دل میں بستا ہے۔

بقیہ 7

کے درمیان واقع ملاں پل بہہ گیا جبکہ متعدد علاقوں میں آمد و رفت شدید متاثر ہوئی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے باعث شمالی علاقوں میں درجہ حرارت میں اضافہ ہونے لگا جس کے نتیجے میں گلیشیئرز تیزی سے پگھل رہے ہیں، یہی صورتحال روندو میں سیلابی ریلے کا سبب بنی، جس سے رابطہ سڑکوں، پلوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا۔

بقیہ 8

مطابق وفاقی وزیر نے کہا کہ کویت پاکستان کا قریبی دوست ملک ہے اور دونوں ممالک کے درمیان توانائی کے شعبے میں پچاس برس سے زائد عرصے پر محیط مضبوط شراکت داری قائم ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومت اس دیرینہ تعلق کو مزید مستحکم بنانے کے لیے تمام ممکن اقدامات جاری رکھے گی۔ طارق ابراہیم نے سرمایہ کاری کے مواقع کی فراہمی میں حکومتی تعاون پر وفاقی وزیر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کے یو ایف پی ای سی پاکستان کے اپ سٹریم توانائی کے شعبے میں اپنی موجودگی اور سرمایہ کاری کو مزید وسعت دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ وفاقی وزیر علی پرویز ملک نے کویت فارن پٹرولیم ایکسپلوریشن کمپنی کو حکومت پاکستان کی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ حکومت بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے پٹرولیم کے شعبے میں سازگار، شفاف اور سرمایہ کار دوست ماحول فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

بقیہ 9

سرمایہ کاری کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ملک کی مقامی ریفائننگ صلاحیت میں اضافہ ہوگا اور درآمدی پٹرولیم مصنوعات پر انحصار کم کرنے میں مدد ملے گی۔ ملاقات میں ہنی ویل کی جدید ٹیکنالوجی، آلات اور ریفائنری اپ گریڈیشن پر تبادلہ خیال کیا گیا جبکہ مالی معاونت کے لیے یو ایس ایگزم بینک، یو ایس انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ فنانس کارپوریشن، مختلف ایکسپورٹ کریڈٹ ایجنسیوں اور عالمی بینکوں کے ذریعے ممکنہ فنانسنگ کے امکانات پر بھی غور کیا گیا۔ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا کہ یہ مجوزہ منصوبہ پاکستان کی توانائی کے تحفظ، صنعتی ترقی اور پائیدار معاشی نمو کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گا۔

بقیہ 10

دیا، متعدد نشیبی علاقے زیر آب آ گئے سڑکیں اور گلیاں تالاب کا منظر پیش نے لگیں، دریائے سندھ میں کالا باغ اور دریائے چناب میں خانکی کے مقام پر نچلے درجے کا سیلاب برقرار، شدید بارش سے مواصلاتی نظام درہم برہم ہو گیا اور شہریوں کو آمدورفت میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جبکہ موسلادھار بارش سے گرمی کا زور ٹوٹ گیا جس سے گرمی کے ستائے شہریوں کے چہرے کھل اٹھے تفصیلات کے مطابق آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں بارش کے باعث گرمی کا زور ٹوٹ گیا جس کے باعث گرمی کے ستائے شہریوں کے چہرے کھل اٹھے۔ اطلاعات کے مطابق اسلام آباد اور راولپنڈی میں رات بھر سے جاری بارش کے باعث نشیبی علاقے زیر آب آ گئے اور سڑکیں اور گلیاں تالاب کا منظر پیش کرنے لگیں ادھر پی ڈی ایم اے کی جانب سے جاری تفصیلات کے مطابق خیبرپختونخوا میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران تیز بارشوں سے حادثات میں 12 افراد جاں بحق اور 14 زخمی ہو گئے۔ جاں بحق افراد میں 5 بچے اور ایک خاتون بھی شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق نقصانات پشاور، خیبر، مردان، بونیر، باجوڑ، چترال لوئر، ایبٹ آباد، مانسہرہ، تورغر اور کرم میں ہوئے۔ پی ڈی ایم اے کے مطابق صوبے کے بیشتر دریاؤں میں پانی کا بہاؤ معمول کے مطابق ہے، تاہم دریائے سندھ میں کالا باغ اور دریائے چناب میں خانکی کے مقام پر نچلے درجے کا سیلاب برقرار ہے ادھر پنجاب کے شہر گوجرانوالہ میں تیز بارش کے باعث جی ٹی روڈ، سیالکوٹ روڈ اور گوندلانوالہ روڈ سمیت متعدد شاہراہوں اور نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہو گیا، سیالکوٹ کے شہر ڈسکہ میں بھی تیز بارش سے موسم خوشگوار ہو گیا اور درجہ حرارت میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی۔ پنجاب کے شہر حافظ آباد اور گردونواح میں مسلسل موسلادھار بارش کے باعث سڑکیں، گلیاں اور محلے پانی میں ڈوب گئے جس سے معمولات زندگی متاثر ہوئے ادھر بھیرہ اور گردونواح میں موسلادھار بارش کے باعث متعدد نشیبی علاقے زیر آب آ گئے جبکہ کلر کہار میں ہلکی اور تیز بارش کے سلسلے نے گرمی کا زور توڑ دیا، کئی نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہو گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق لاہور میں کم سے کم درجہ حرارت 27 ڈگری سینٹی گریڈ، زیادہ سے زیادہ 32 ڈگری سینٹی گریڈ تک جانے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق لاہور میں منگل کو بھی دن بھر وقفے وقفے سے بارش کا سلسلہ جاری رہا جبکہ آئندہ 24 گھنٹوں میں لاہور سمیت پنجاب بھر میں مزید بارشوں کا امکان ہے۔ دریں اثنا، پی ڈی ایم اے کی جانب سے پنجاب بھر کی ضلعی انتظامیہ کو بارش سے ممکنہ نقصانات سے بچنے کے لیے الرٹ جاری کر دیا گیا ہے، جس کے باعث ایم ڈی واسا غفران احمد سمیت دیگر افسران و ملازمین نکاس آب کے لیے فیلڈ میں موجود دکھائی دیے۔ رپورٹ کے مطابق لاہور میں سب سے زیادہ بارش نشتر ٹاؤن میں 42.2 ملی میٹر ریکارڈ کی گئی جبکہ ایئرپورٹ پر 30، واسا ہیڈ آفس گلبرگ میں 2.2، اپر مال میں 12.6، جوہر ٹاؤن میں 20.6، ڈیفنس روڈ پر 3.4، اور کاہنہ میں 6.8 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ ترجمان پی ڈی ایم اے کے مطابق ایم ڈی واسا لاہور غفران احمد نکاسی آب آپریشن کی مسلسل مانیٹرنگ کرتے رہے۔

بقیہ 11

ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جہاں رابطہ سازی، تجارتی سہولت کاری، لاجسٹکس، صنعتی ترقی اور پائیدار اقتصادی نمو کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی تجارت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے، جہاں ڈیجیٹلائزیشن، اسمارٹ لاجسٹکس، مضبوط سپلائی چینز، گرین شپنگ اور ملٹی موڈل ٹرانسپورٹ مستقبل کی تجارت کا رخ متعین کر رہے ہیں۔ ان چیلنجز سے نمٹنے اور نئے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے علاقائی تعاون اور جدید حکمت عملی ناگزیر ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستان کا منفرد جغرافیائی محل وقوع اسے علاقائی اور بین الاقوامی تجارت کے لیے قدرتی گیٹ وے بناتا ہے۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ، پورٹ قاسم اتھارٹی، گوادر پورٹ اتھارٹی اور پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن سمیت ملکی بحری ادارے پاکستان کو جدید میری ٹائم، لاجسٹکس اور صنعتی مرکز بنانے کے وژن پر عمل کر رہے ہیں، جس سے نہ صرف پاکستان بلکہ پورا خطہ مستفید ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل ٹرانزٹ ٹریڈ ہب کا تصور پاکستان کی قومی اقتصادی ترجیحات سے مکمل مطابقت رکھتا ہے اور اس کے تحت بندرگاہوں کی جدید کاری، ملٹی موڈل ٹرانسپورٹ کوریڈورز، لاجسٹکس پارکس، صنعتی انفراسٹرکچر، بحری خدمات، ڈیجیٹل تجارتی سہولت کاری اور ویلیو ایڈڈ لاجسٹکس پلیٹ فارمز میں مشترکہ سرمایہ کاری کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ محمد جنید انوار چوہدری نے کہا کہ چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کا فلیگ شپ منصوبہ گوادر پورٹ بندرگاہی آپریشنز، لاجسٹکس، ویئر ہاؤسنگ، فری زون ڈویلپمنٹ اور بحری صنعتوں میں سرمایہ کاری کے غیر معمولی امکانات فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے چینی کمپنیوں کو ان منصوبوں میں بھرپور شرکت کی دعوت دیتے ہوئے یقین دلایا کہ حکومت سرمایہ کاروں کو شفاف، سازگار اور کاروبار دوست ماحول فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے تاکہ دونوں ممالک کے لیے طویل المدتی اور باہمی مفاد پر مبنی شراکت داری کو فروغ دیا جا سکے۔ وفاقی وزیر نے اس موقع پر جیانگ تون لینڈ انٹرنیشنل ہولڈنگز کا بھی شکریہ ادا کیا، جنہوں نے علاقائی روابط اور اقتصادی تعاون کے فروغ کے لیے حکومتی اور کاروباری رہنماؤں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان اور چین کی غیر معمولی دوستی کو مزید مستحکم کرتے ہوئے تجارت، سرمایہ کاری اور علاقائی روابط کے فروغ کے ذریعے دونوں ممالک کے عوام کے لیے ایک زیادہ مربوط، مستحکم اور خوشحال مستقبل کی بنیاد رکھی جائے گی۔

بقیہ 12

وزارت شہری ترقی کے اعلیٰ حکام پر مشتمل وفد پاکستان آیا ہے۔ دورے کا بنیادی مقصد ان تمام شعبوں میں دوطرفہ اسٹریٹجک اور اقتصادی تعلقات کو وسعت دینا ہے۔ میڈیا کو تفصیلات بتاتے ہوئے ایرانی وزیر داخلہ نے واضح کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان اس وقت باہمی تجارت کا حجم تقریباً 3 ارب ڈالر ہے، جسے پہلے مرحلے میں 10 ارب ڈالر تک پہنچانے کا عزم کیا گیا ہے، اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے اوسطاً روزانہ کم از کم 2,000 ٹرکوں یا کنٹینرز کی سرحد پار آمد و رفت ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ فی الوقت اس ہدف کا صرف 20 فیصد ہی پورا ہو پا رہا ہے، جس میں اضافے کے لیے سرحد کے دونوں اطراف ضروری بنیادی ڈھانچہ اور سہولیات فراہم کرنا ناگزیر ہے، یہ مسئلہ موجودہ مذاکرات کے ایجنڈے میں سرفہرست ہے۔ ایرانی وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ دورہ تقریباً ایک ماہ قبل ایرانی صدر کے دورہ پاکستان کے دوران طے پانے والے معاہدوں پر عملدرآمد اور ان کی پیروی کا تسلسل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تجارتی امور کے ساتھ ساتھ موجودہ علاقائی صورتحال اور سیکیورٹی کے بدلتے ہوئے تناظر پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ایرانی ہم منصب کا گرمجوشی سے استقبال کرتے ہوئے انہیں اپنا بھائی قرار دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایرانی وفد کا یہ دورہ پاکستان اور ایران کے برادرانہ تعلقات میں مزید مضبوطی لائے گا اور اس کے دونوں ممالک کے لیے انتہائی مثبت اور بہترین نتائج برآمد ہوں گے۔

بقیہ 13

ٹی۔ مختلف برادریوں اور عمائدین علاقہ نے مسلم لیگ (ن) کے امیدواروں کی حمایت کا اعلان کیا اور اس موقع پر وزیر مملکت بلال اظہر کیانی نے کارنر میٹنگز سے بھی خطاب کیا۔ وزیر مملکت بلال اظہر کیانی نے کہا کہ پاکستانیوں نے کشمیریوں اور کشمیریوں نے پاکستان کے لیے جانیں قربان کیں، اہل پاکستان اور کشمیر نے بھارت کے خلاف جنگیں لڑی ہیں، کشمیر کے لیے جہلم کے بیٹے بھارت سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے، اسی لیے کہتا ہوں کہ جہلم میرپور اور میرپور جہلم ہے۔ بلال اظہر کیانی نے کہا کہ ہر مسئلہ مکالمے اور پارلیمنٹ کے فورم پر حل ہو سکتا ہے، جمہوریت دلیل سے قائل کر لینے کا عمل ہے، کشمیری مہاجرین کی نمائندگی کے بغیر آزاد کشمیر اور پاکستان دونوں نامکمل ہیں۔ وزیر مملکت نے کہا کہ پیپلز پارٹی اپوزیشن والی تقریریں کر رہی ہے اور اپنی حکومت کے فیصلوں کی نفی کر رہی ہے، پاکستان اور آزاد کشمیر میں ترقی کا ہر دور نواز شریف کا دور رہا ہے، نواز شریف ووٹ کی طاقت سے اہل کشمیر کے تمام مسئلے حل کریں گے۔

بقیہ 14

100 افراد لاپتا ہیں۔ حکام کے مطابق افغانستان کے صوبہ نورستان میں پیر کو آنے والے سیلاب کے نتیجے میں کم از کم 20 افراد جاں بحق جبکہ 100 سے زائد لاپتا ہیں۔ صوبائی دارالحکومت پارون میں دریا کے کنارے قائم دکانوں کی جگہ اب صرف کیچڑ باقی رہ گیا ہے۔ افغانستان کی ڈیزاسٹر ایجنسی کے مطابق اب تک 20 لاشیں نکالی جا چکی ہیں جبکہ 80 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یہ ہلاکتیں اور زخمی افراد پارون اور نورستان کے دیگر علاقوں میں رپورٹ ہوئے۔ نورستان کی سرحد پاکستان سے ملتی ہے۔ حکام کا کہنا تھا کہ سیلاب نے ہوٹلوں اور درجنوں دکانوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا، سیلابی پانی کے بعد شہر میں بڑے بڑے پتھر آ گئے ہیں۔ افغانستان کی ڈیزاسٹر ایجنسی نے متعدد صوبوں میں مزید بارشوں اور طوفانوں کی پیش گوئی کرتے ہوئے شہریوں کو دریاؤں کے کناروں اور سیلاب کے خطرے والے دیگر علاقوں سے دور رہنے کی ہدایت کی ہے۔

بقیہ 15

کہ سپریم کورٹ میں سماعت کی وجہ سے کیس لگا ہے، سپریم کورٹ سے صرف انصاف ملتا ہے، گزشتہ سماعت پر پراسیکیوشن کی وجہ سے کیس ملتوی ہوا۔ جسٹس محمد علی مظہر نے ریمارکس دیے کہ سپریم کورٹ میں بیٹھ کر ہائیکورٹ کارروائی کو ریگولیٹ نہیں کر سکتے، وکیل فیصل صدیقی نے موقف اپنایا کہ متعدد کیسز میں سپریم کورٹ نے ہائیکورٹس کو احکامات جاری کیے۔ جسٹس محمد علی مظہر نے کہا کہ ریگولیٹ کرنے اور احکامات جاری کرنے میں فرق ہے، وکیل فیصل صدیقی نے دلیل دی کہ میرے قابل سماعت کے قانونی نقطہ پر دلائل سن لیں، دوسرا یہ ہو سکتا ہے کیس کو دو ہفتوں کیلئے ملتوی کر دیں۔ جسٹس محمد علی مظہر نے ریمارکس دیے کہ اس طرح ملتوی کرنا ہائیکورٹ کارروائی پر نگرانی کے مترادف ہوگا، ایڈیشنل اٹارنی جنرل نے کہا کہ یہ چاہتے سپریم کورٹ کی نگرانی میں ہائیکورٹ کی کارروائی چلے۔ وکیل فیصل صدیقی نے کہا کہ تو پھر ہائیکورٹ میں کیس چلا لیں۔ عدالت نے کیس کی سماعت ملتوی کر دی اور کہا کہ کوئی ہنگامی صورت ہو تو وکیل جلد سماعت کی درخواست دے سکتے ہیں۔ جسٹس محمد علی مظہر سربراہی میں تین رکنی بنچ نے سماعت کی۔

بقیہ 16

جتنے پاکستان کے رہے ہیں۔ ایک بار پھر وزیر دفاع کو ہدف تنقید بناتے ہوئے بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ خواجہ آصف سینئر سیاستدان ہیں، وفاقی وزیر کا کشمیری عوام سے متعلق رویہ، بیانات اور تبصرے شرمناک تھے، اہم عہدے کے مطابق لہجہ، گفتگو اور بیان دینا چاہیے، وفاقی وزیر اپنا بیان واپس لیکر کشمیریوں سے معافی مانگیں یا وزارت چھوڑ کر اپنی بات پر قائم رہیں۔ بلاول بھٹو زرداری نے مزید کہا کہ مولانا فضل الرحمان کے بیان سے اچھا تاثر نہیں گیا، امید ہے مولانا صاحب اپنے بیان پر غور کریں گے۔

بقیہ 17

کیا ہے کہ تمام امریکی شہری خواہ وہ کسی دوسرے ملک کی شہریت رکھتے ہوں امریکہ میں داخل ہوتے وقت اور امریکہ سے روانگی کے وقت صرف ویلڈ یو ایس پاسپورٹ استعمال کرنے کے پابند ہیں -یو ایس سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور ڈیپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سیکیورٹی حکام کے مطابق یہ قانون بالغ افراد کے ساتھ ساتھ بچوں پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوگا- دوہری شہریت رکھنے والے امریکی شہری امریکی سفر کیلئے اپنے غیر ملکی پاسپورٹ پر الیکٹرانک سسٹم فار ٹریول اتھرائزیشن (ESTA) اس کے بارے میں بھی انہوں نے ہدایت جاری کی ہے ESTA اگر آپ حاصل کرتے ہیں وہ آپ نے غیر ملکی پاسپورٹ پر حاصل نہیں کرنا بلکہ امریکی پاسپورٹ پر حاصل کرنا ہے- ڈیپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سیکیورٹی کی جانب سے خبردار کیا گیا ہے ایسے افراد کی ESTA درخواستیں معمول کے مطابق مسترد یا منسوخ کر دی جاتی ہیں- امریکی حکام نے بیرون ملک مقیم امریکی شہریوں کو بھی مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ امریکہ کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو روانگی سے پہلے وہ اپنے امریکی پاسپورٹ کی معیاد ضرور چیک کر لیں اگر پاسپورٹ آپ کا ایکسپائر ہونے والا ہے چھ ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے تو اپنے پاسپورٹ کو ضرور رینیو کروائیں- آپ کا پاسپورٹ ویلڈ ہونا چاہیے بہت سے ممالک وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ان کے ملک میں جب آپ آ جا رہے ہیں تو آپ کے پاس کم از کم چھ ماہ کا ویلڈ پاسپورٹ ہونا چاہیے- وائٹ ہاؤس کی پریس سیکرٹری کیرولین لیوٹ نے ایکس پر ایک پوسٹ کیا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سیکیورٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنے والے جو فارن سٹوڈنٹ ہیں ان کو چار سال لیگل سٹے کی اجازت دی جائے گی- کیرولین کے مطابق اس اقدام کا مقصد قانون سسٹم کو ختم کرنا ہے کہ جس کی وجہ سے بعض فارن سٹوڈنٹ جب امریکہ میں آ جاتے تھے وہ یہاں غیر معینہ مدت تک یہاں قیام کرتے ہیں اب فارن سٹوڈنٹ کو چار سال کیلئے قیام کی اجازت ہوگی- چار سال کے بعد انہیں دوبارہ پٹیشن فائل کر سکتے ہیں-

بقیہ 18

کراچی میں پیٹرول پر بھتہ لیوی کیخلاف احتجاج کا اعلان کریں گے، پرامن اور پرعزم رہ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں گے۔ امیر جماعت اسلامی پاکستان نے پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کو بھی آڑے ہاتھوں لیا، حافظ نعیم الرحمان نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم نورا کشتی کرتے ہیں، پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم اتحادی ہیں۔

بقیہ 19

تحت ٹیرف کا نفاذ اگلے 30 روز میں کر دیا جائے گا۔ جو چیزیں ٹیرف کی زد میں آئیں گی ان میں وائن، ہاکی اور سیمنٹ بھی شامل ہے۔ صدر ٹرمپ کا دعویٰ ہے کہ کینیڈا نے امریکی الکوحل، آٹو موبائل اور ڈیری مصنوعات کے ساتھ امتیازی رویہ اپنایا ہوا ہے۔ ٹیرف کے نفاذ کیلئے ٹرمپ انتظامیہ نے 1930 کے ایکٹ کا ایک سیکشن جواز بنایا ہے۔ کینیڈین وزیراعظم مارک کارنی نے صدر ٹرمپ کے اقدام کو یکطرفہ قرار دیا ہے اور کہا کہ کینیڈا آزاد اور شفاف تجارت پر یقین رکھتا ہے۔ اپنے بیان میں مارک کارنی نے کہا کہ کینیڈا امریکا سے جاری تجارتی تنازعہ ختم کرنے کیلئے امریکا سے بات چیت پر تیار ہے پر ساتھ ہی خبردار کیا کہ کینیڈا اپنی قوت کو بڑھانے کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گا۔

بقیہ 20

کے ساتھ درخواست جمع کرائیں۔ پی ایم ڈی سی کے مطابق امیدوار 23 جولائی تک درخواستیں پی ایم ڈی سی اسلام آباد میں جمع کرا سکتے ہیں۔

بقیہ 21

مہنگائی مسلسل بڑھ رہی ہے، جس کے باعث غریب طبقہ بہت متاثر ہو رہا ہے۔ عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کے خلاف موثر کارروائی کی جائے اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔ معاشی ماہرین کے مطابق مہنگائی پر قابو پانے کے لیے منڈیوں کی موثر نگرانی، قیمتوں کی مسلسل مانیٹرنگ اور عوام کو ریلیف فراہم کرنے والی پالیسیوں پر عمل درآمد ضروری ہے ان کا کہنا ہے کہ قیمتوں میں استحکام نہ صرف عوام کو ریلیف دے گا بلکہ معاشی سرگرمیوں کو بھی فروغ ملے گا۔ عوام کی نظریں اب حکومت کے ان اقدامات پر ہیں جو مہنگائی کے بوجھ میں کمی لا کر عام شہری کی زندگی کو آسان بنا سکیں۔

بقیہ 22

قانون صرف کینابس، چرس، بھنگ، گانجا اور دیگر متعین اصلاحات کو تسلیم کرتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ مقدمات اور سرکاری ریکارڈ میں لفظ ویڈ کا استعمال قانونی ابہام پیدا کرتا ہے، فوجداری مقدمات میں قانون میں موجود تکنیکی اصلاحات استعمال کی جانی چاہئیں۔ عدالت نے ہدایت کی کہ آئندہ کسی مقدمے میں ویڈ جیسی عام بول چال کی اصطلاح استعمال نہ کی جائے اور برآمد منشیات کی شناخت کیمیکل ایگزامنیشن کے مطابق قانونی اصطلاحات سے کی جائے۔ عدالت نے کہا کہ چیف سیکرٹری، آئی جی اور ڈی جی اے این ایف افسران کو انتظامی ہدایت جاری کریں۔ سندھ ہائیکورٹ نے منشیات کیس میں گرفتار ملزم کی 50 ہزار روپے کے مچلکوں کے عوض ضمانت بھی منظور کر لی۔

بقیہ 23

یونٹ کی ذمہ داری ہوگی، خصوصی یونٹ کرپٹو کرنسی سے متعلق سائبر جرائم اور مالیاتی فراڈ کی تحقیقات بھی کرے گا۔ حکام نے بتایا کہ خصوصی یونٹ جدید ٹیکنالوجی اور بین الاقوامی معیار کے مطابق تحقیقات کرے گا، کرپٹو کرنسی کے غلط استعمال کی روک تھام اور مؤثر قانونی کارروائی کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے، خصوصی یونٹ کا قیام مالیاتی جرائم کے خلاف اقدامات کو مزید مؤثر بنانے کی کوشش ہے۔

بقیہ 24

دعویٰ کیا گیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی سینٹرل کمانڈ نے ایکس پر بیان جاری کرتے ہوئے بتایا کہ ایران کے خلاف ایک اور مرحلہ وار حملہ مکمل کر لیے۔ امریکی فورسز نے ایرانی فوجی کمانڈ سینٹرز، بحری صلاحیتوں، میزائل اور ڈرون لانچ سائٹس اور فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنایا۔ بیان میں کہا گیا کہ اہم بین الاقوامی بحری گزرگاہ سے تجارتی جہازوں کی آمدورفت بدستور جاری ہے۔ مئی کے آغاز سے اب تک سینٹکام کی فورسز نے تقریباً 900 تجارتی جہازوں اور 45 کروڑ بیرل خام تیل کی ترسیل میں مدد فراہم کی ہے۔ سینٹکام نے کہا کہ امریکی فورسز آبنائے ہرمز سے آزادانہ اور کھلے عام گزرنے والے شہری ملاحوں کے خلاف بلاجواز جارحیت پر ایران کو جواب دہ بنانے کے لیے بدستور پوری طرح تیار اور مستعد ہیں۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی کے مطابق مشرقی صوبے ہرمزگان میں سیریک کے قریب کئی دھماکوں کی آوازیں سنی گئی ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ دھماکوں کی درست جگہ اور نوعیت تاحال معلوم نہیں ہو سکی۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے امریکی حملوں کے جواب میں بحرین اور کویت میں امریکی فوجی تنصیبات پر حملوں کا دعویٰ کیا ہے۔ ایرانی پاسداران انقلاب نے کہا ہے کہ بحرین کے شہر محرق میں امریکی ریڈار اور فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بنایا۔ اس کے علاوہ، بحرین کے شہر رفاع میں نصب امریکی پیٹریاٹ فضائی دفاعی نظام کو میزائل اور ڈرون سے نشانہ بنایا۔ ایرانی پاسداران انقلاب کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ کویت میں امریکی ریڈار، مواصلاتی نظام اور سیٹلائٹ تنصیبات کو میزائل اور ڈرون سے نشانہ بنایا۔ پاسداران انقلاب نے کویت کے علی السالم ایئربیس پر موجود ایم کیو 9 ڈرون ہینگر کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کے علاوہ کویت کے احمد الجابر ایئربیس پر موجود امریکی فوجی تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا۔ اس کے علاوہ پاسداران انقلاب کا کہنا تھا کہ آبنائے ہرمز کے جنوبی راستے سے گزرنے کی کوشش کرنے پر 2 آئل ٹینکروں میں دھماکے کے بعد آگ لگ گئی۔ کویتی فوج کا کہنا تھا کہ فضائی دفاعی نظام ایرانی میزائل اور ڈرونز کو تباہ کر رہا ہے۔ ایران کی جانب سے ممکنہ حملوں کی وجہ سے کویت میں سائرن بجائے گئے تھے۔ عمان کے علاقے لیماہ کے قریب آبنائے ہرمز میں ایک آئل ٹینکر پر حملے کی اطلاع ہے۔ برطانوی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز کے مطابق ایک ٹینکر نے اطلاع دی ہے کہ آبنائے ہرمز میں اسے نامعلوم سمت سے آنے والے ایک پروجیکٹائل نے نشانہ بنایا گیا۔ برطانوی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز نے بتایا ہے کہ یہ واقعہ عمان کے علاقے لیماہ کے شمال مشرق میں تقریباً 8 سمندری میل کے فاصلے پر پیش آیا۔

بقیہ 25

کے ساتھ کہنا تھا کہ یہ صرف ایک شکست نہیں بلکہ لیونل میسی کے ورلڈکپ کیریئر کے اختتام اور ایک سنہری دور کے خاتمے کا لمحہ ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بیونس آئرس کے تاریخی علاقے میں واقع کیفے ریلیکس سمیت مختلف مقامات پر ہزاروں شائقین نے میچ بڑی بڑی اسکرینوں پر براہ راست دیکھا۔ آخری سیٹی بجتے ہی کئی مداح اشکبار ہو گئے، بعض شائقین جذبات پر قابو رکھتے ہوئے ایک دوسرے کو دلاسے دیتے رہے، 22 سالہ طالب علم کامیلو چیچیرو نے کہا کہ انہیں سب سے زیادہ دکھ اس بات کا ہے کہ شاید وہ میسی کو دوبارہ ورلڈکپ میں کھیلتے نہ دیکھ سکیں۔ ایک اور نوجوان مداح خوان سائنز نے بتایا کہ یہ لیونل میسی کا آخری ورلڈکپ تھا، ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ایک پورا عہد ختم ہو گیا ہو، اگرچہ شکست نے شائقین کو مایوس کیا تاہم رات ڈھلتے ہی بیونس آئرس کی سڑکوں پر آتش بازی، گاڑیوں کے ہارن اور قومی ترانوں کی گونج سنائی دینے لگی۔ ہزاروں افراد روایتی جشن گاہ اوبلیسک پہنچے جہاں انہوں نے قومی ٹیم اور لیونل میسی کو خراج تحسین پیش کیا۔ ارجنٹائن کے صدر جاویئر میلی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ٹیم کو سراہتے ہوئے لکھا کہ بہت شکریہ کھلاڑیوں، آپ نے آخری لمحے تک بھرپور مقابلہ کیا ارجنٹائن ہمیشہ سربلند رہے گا۔ میچ کے دوران ارجنٹائن کے حامی مسلسل امید لگائے بیٹھے رہے کہ ٹیم ایک بار پھر شاندار کم بیک کرے گی، تاہم اضافی وقت میں اسپین کے فیران ٹوریس کے فیصلہ کن گول نے تمام امیدیں ختم کر دیں۔ میچ کے دوران امپائر نے اینزو فرنینڈیز کو ییلو کارڈ دکھا کر میدان سے باہر بھیج دیا تھا جس کے بعد شائقین کی بے چینی مزید بڑھ گئی، اضافی وقت میں اسپین کے ایک گول کے بعد اسٹیڈیم اور کیفے میں گہری خاموشی چھا گئی۔ 62 سالہ مداح ایبل ٹوریس نے جذباتی انداز میں کہا کہ ارجنٹائن نے آخری لمحے تک بھرپور جدوجہد کی اور یہی اس قوم کی اصل پہچان ہے کہ وہ ہر مشکل کے بعد دوبارہ اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ دوسری جانب میسی کے آبائی شہر روزاریو میں بھی سیکڑوں افراد جمع ہوئے جہاں آتش بازی اور نعروں کے ذریعے قومی ٹیم اور لیونل میسی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ شائقین کا کہنا تھا کہ میسی پہلے ہی ارجنٹائن کو عالمی چیمپئن بنا کر تاریخ میں امر ہو چکے ہیں اور قوم ہمیشہ ان پر فخر کرے گی۔

بقیہ 26

مختلف شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا، جن میں او پی ڈی، ایمرجنسی، مردانہ و خواتین وارڈز، لیبارٹری، ایم این سی ایچ سینٹر، نیوٹریشن سینٹر، فارمیسی، ریکارڈ روم اور دیگر طبی سہولیات شامل تھیں۔ انہوں نے مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، صفائی کی صورتحال، ادویات کی دستیابی اور مجموعی انتظامات کا بھی جائزہ لیا۔ دورے کے موقع پر اسسٹنٹ کمشنر نے ڈاکٹروں اور دیگر عملے کی حاضری چیک کی اور ہدایت جاری کی کہ تمام افسران و ملازمین مقررہ اوقات کار کی سختی سے پابندی کریں، مریضوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور عوام کو بروقت، معیاری اور بلاتعطل طبی خدمات کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ سرکاری فرائض کی انجام دہی میں کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ بعدازاں اسسٹنٹ کمشنر نے فارمیسی اسٹور کا بھی معائنہ کیا اور ادویات کے ذخیرے، ریکارڈ اور دستیابی کا جائزہ لیا۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت کی کہ لائف سیونگ ڈرگز، ایمرجنسی ادویات اور دیگر ضروری طبی سامان ہر وقت وافر مقدار میں دستیاب رکھا جائے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں مریضوں کو فوری اور مؤثر طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ اسسٹنٹ کمشنر طارق امام بلوچ نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی ہدایات کے مطابق ضلع بھر کے سرکاری صحت مراکز کی مسلسل نگرانی جاری رہے گی اور عوام کو معیاری، بروقت اور بلاامتیاز طبی سہولیات کی فراہمی حکومت بلوچستان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ ہسپتال کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مربوط اقدامات کیے جائیں تاکہ عوام کو مزید بہتر طبی سہولیات میسر آ سکیں۔

بقیہ 27

گلی، کباڑی سکول اور پرانے نادرا دفتر کے اطراف نالوں اور گلیوں کی صفائی کی گئی، جبکہ عوامی شکایات موصول ہونے پر بعض مقامات پر دوبارہ صفائی بھی عمل میں لائی گئی۔ صفائی آپریشن میں ٹریکٹر ٹرالی، سوزوکی اور دیگر مشینری استعمال کی گئی۔ اسی سلسلے میں شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے درختوں کو باقاعدگی سے پانی فراہم کیا گیا تاکہ شجرکاری مہم کو مؤثر بنایا جا سکے، درختوں کی بہتر نشوونما یقینی ہو اور شہریوں کو سرسبز، صاف ستھرا اور خوشگوار ماحول میسر آئے۔ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی لورالائی محب اللہ بلوچ نے متعلقہ عملے کو ہدایت کی کہ صفائی مہم کو مزید مؤثر بنایا جائے، تمام علاقوں میں بلاتعطل صفائی اور نکاسی آب کے نظام کو فعال رکھا جائے اور شہری مسائل کے فوری حل کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ صفائی برقرار رکھنے میں میونسپل کمیٹی کے ساتھ تعاون کریں، کچرا مقررہ مقامات پر تلف کریں اور اپنے شہر کو صاف، سرسبز اور خوبصورت بنانے میں بھرپور کردار ادا کریں۔

بقیہ 28

مسافر زخمی ہو گئے۔ واقعے کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا، جبکہ پولیس، لیویز، ایف سی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے جائے وقوعہ کو گھیرے میں لے کر حملہ آوروں کی گرفتاری کے لیے سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق فیلڈر گاڑی ژوب سے سفر کر رہی تھی کہ منگوچر کے قریب نامعلوم مسلح افراد نے اچانک فائرنگ کر دی۔ حملے کے نتیجے میں گاڑی میں سوار دو خواتین موقع پر ہی جاں بحق ہو گئیں۔ جاں بحق خواتین کا تعلق ژوب کے علاقے کلی اپوزئی سے بتایا جا رہا ہے، جبکہ متعدد دیگر مسافر زخمی ہوئے۔ ریسکیو ٹیموں اور مقامی افراد نے زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا، جہاں انہیں طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ اسپتال ذرائع کے مطابق بعض زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے اور ضرورت پڑنے پر انہیں مزید علاج کے لیے کوئٹہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، لیویز، ایف سی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی۔ سیکیورٹی اہلکاروں نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کیے، علاقے کا محاصرہ کیا اور مختلف مقامات پر سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ پولیس حکام کے مطابق حملے کی وجوہات اور محرکات جاننے کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جائے وقوعہ سے حاصل ہونے والے شواہد کا فرانزک اور تفتیشی جائزہ لیا جا رہا ہے جبکہ عینی شاہدین کے بیانات بھی قلمبند کیے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب واقعے کی اطلاع ملتے ہی جاں بحق افراد کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ علاقے کی سیاسی، سماجی اور قبائلی شخصیات نے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حملے میں ملوث عناصر کو فوری گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے مؤثر اور فوری اقدامات کیے جائیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات جاری ہیں، جبکہ زخمیوں کی حتمی تعداد اور حملے سے متعلق مزید تفصیلات سامنے آنے پر عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔

بقیہ 29

سون بارشیں ہر سال تباہی کا باعث بنتی ہیں جبکہ ملک کو سیلاب کے ساتھ ساتھ خشک سالی جیسے مسائل کا بھی سامنا ہے۔ عدنان پاشا نے بتایا کہ پاکستان میں انشورنس کا شعبہ انتہائی محدود ہے اور تقریباً سات لاکھ افراد کے پاس ہی لائف انشورنس موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ انشورنس کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹ پالیسی نہیں بلکہ عوامی آگاہی کی کمی اور ڈسٹری بیوشن کے مسائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم کی جانب سے متعارف کرائی گئی مختلف اسکیموں کا مقصد انشورنس کو عام آدمی تک پہنچانا ہے۔ زرعی شعبے کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ پاکستانی بینکوں کو سپارکو کے ذریعے فصلوں کا ڈیٹا فراہم کیا جا رہا ہے، جس سے زرعی قرضوں اور پیداوار کا درست اندازہ لگایا جا سکے گا۔ مشیر خزانہ نے کہا کہ خطے کی صورتحال کے اثرات پاکستان پر بھی مرتب ہو رہے ہیں، ایسے میں انشورنس کے شعبے کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مصنوعی ذہانت انشورنس کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے اور اس کے ذریعے خدمات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زرخیزی، اپنا گھر اور نیو انرجی سمیت حکومتی اسکیموں میں انشورنس کے وسیع مواقع موجود ہیں اور وزارت خزانہ اس شعبے کو وسعت دینے کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ انشورنس ایسوسی ایشن کے چیئرمین اور اسٹیٹ لائف انشورنس کے چیف ایگزیکٹو شعیب جاوید حسین نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں انشورنس صنعت پہلی مرتبہ ایک ساتھ جمع ہوئی ہے تاکہ پاکستانیوں کو بہتر خدمات فراہم کی جا سکیں، پاکستان میں انشورنس کی بنیاد ایکچوریز ماہرین کی دنیا میں بہت طلب ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی معیشت کی ترقی کے لئے انشورنس کی صنعت کا اہم کردار ہے، پاکستان میں انشورنس کا پھیلاؤ 0.9 فیصد جبکہ خطے کے باقی ممالک میں 4 فیصد ہے، پاکستان میں خطے میں سب سے کم انشورنس ہے، پاکستان میں انشورنس کی ترقی کے بہت مواقع موجود ہیں، نوجوان بڑھتی آبادی میں انشورنس کی صنعت میں آگے بڑھنے کے بہت مواقع موجود ہیں۔ وزیراعظم کے کوآرڈینیٹر برائے تجارت احسن افضل رانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ چار پانچ سال سے ملک کو میکرو اکنامک چیلنجز کا سامنا تھا، ملک میں بہتری سے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ، افراط زر کم ہوا اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بھی قابو میں ہے۔ احسن افضل رانا نے کہا کہ حکومت معاشی لین دین کو ڈیجیٹائز کرنا چاہتی ہے، وزیراعظم ہر ہفتے ایف بی آر کے ساتھ اجلاس کرتے ہیں، ایف بی آر کی ٹیکس آمدن بڑھ رہی ہے، حکومت کا ہدف چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کو دستاویزی بنانے اور انہیں مالیاتی خدمات تک رسائی دینا ہے، ایس ایم ایز کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آبادی کا بڑا حصہ موبائل فون استعمال کرتا ہے انہیں مائیکرو انشورنس فراہم کی جا سکتی ہے، ایک جوائنٹ ورکنگ گروپ انشورنس صنعت کے ساتھ مل کر قائم کیا جائے تاکہ جو بھی قانونی ریگولیٹری مسائل ہیں انہیں حل کیا جائے، اسٹیٹ بینک زرعی انشورنس اسکیم کو اپ گریڈ کر رہا ہے، ترقی کے لئے انفرااسٹرکچر قائم کر دیا گیا ہے۔

بقیہ 30

کرائیں، عملی اقدامات نہیں کیے، پہلے ایران بارڈر سے آنے والے ٹرک نشانہ بنتے تھے، اب پرچون گڈز سے بھرے ٹرک بھی اغوا اور بھتہ خوری کا شکار ہیں، کراچی سے کوئٹہ آنے والے مال بردار ٹرک قومی شاہراہ سے اغوا کر کے ویران علاقوں میں لے جائے جاتے ہیں اور مالکان سے لاکھوں روپے بھتہ طلب کیا جاتا ہے، بھتہ نہ دینے پر کروڑوں روپے مالیت کا سامان لوٹ لیا جاتا ہے، گاڑیوں پر فائرنگ اور بعض ٹرکوں کو نذر آتش بھی کیا جاتا ہے، یہ تمام وارداتیں مستونگ، قلات، سوراب اور خضدار کے علاقوں میں دن دہاڑے ہو رہی ہیں، جو تشویشناک صورتحال ہے، قومی شاہراہ پر موجود متعدد چیک پوسٹوں کے باوجود جرائم پیشہ عناصر کھلے عام سرگرم ہیں، بعض مقامات پر منظم گروہ اپنے نمائندے بٹھا کر پرچون گڈز کمپنیوں سے بھتہ وصول کر رہے ہیں، ایک ٹرک سے دس لاکھ روپے یا اس سے زائد بھتہ طلب کیا جاتا ہے جبکہ مکمل کرایہ اس سے کہیں کم ہوتا ہے، بھتہ خوری کے باعث اضافی مالی بوجھ تاجروں پر پڑتا ہے اور آخر کار مہنگائی کی صورت میں عوام کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے، بلوچستان پرچون گڈز ایسوسی ایشن نے کراچی تا کوئٹہ اور کوئٹہ سے اندرون بلوچستان ترسیل سروس غیر معینہ مدت تک معطل کرنے کا اعلان کیا، حکومت نے تحفظ فراہم نہ کیا تو سندھ، پنجاب اور خیبرپختونخوا سے بلوچستان آنے والی پرچون گڈز کی ترسیل مکمل بند کرنے کی وارننگ دے دی گئی، اگر ٹرانسپورٹ بند ہوئی تو پورا بلوچستان شدید معاشی بحران اور اشیائے ضروریہ کی قلت کا شکار ہو جائے گا، آٹا، چینی، گھی، دالیں، چاول، بچوں کی خوراک، ادویات اور دیگر ضروری اشیا کی سپلائی متاثر ہونے کا خدشہ ہے، کپڑا، جوتے، الیکٹرانکس، ہارڈویئر، آٹو پارٹس اور تعمیراتی سامان کی ترسیل رکنے سے بازاروں میں قلت پیدا ہوگی، اشیائے ضروریہ کی قلت پیدا ہوئی تو قیمتوں میں کئی گنا اضافہ ہوگا اور عام آدمی سب سے زیادہ متاثر ہوگا، غریب عوام، مزدور، مریض، چھوٹے دکاندار اور متوسط طبقہ اس ممکنہ بحران کا سب سے زیادہ نقصان اٹھائے گا، مرکزی انجمن تاجران نے واضح کیا کہ ہڑتال یا ترسیل بند کرنا مقصد نہیں بلکہ حکومت کو بروقت صورتحال سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں، اگر ریاستی رٹ بحال نہ کی گئی تو مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی بحران کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی، حکومت پاکستان، حکومت بلوچستان، کور کمانڈر، چیف سیکرٹری، آئی جی پولیس اور آئی جی ایف سی سے قومی شاہراہوں پر فوری سیکیورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا، بھتہ خوری، اغوا اور لوٹ مار میں ملوث عناصر کے خلاف بلاامتیاز کارروائی اور منظم نیٹ ورکس کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا، تاجروں نے قومی شاہراہوں پر مستقل پٹرولنگ، ٹرانسپورٹرز، ڈرائیوروں، تاجروں اور عام شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کی عملی ضمانت دینے کا مطالبہ کیا، مرکزی انجمن تاجران بلوچستان نے بلوچستان پرچون گڈز ایسوسی ایشن کے تمام مطالبات کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے سخت احتجاج، شٹر ڈاؤن اور پہیہ جام ہڑتال کی وارننگ دے دی۔

بقیہ 31

منصوبے جاری ہیں۔ انہوں نے محکمے میں تعینات افسران و عملے کی تعداد، عوامی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے اقدامات، اور بالخصوص غریب و نادار افراد کے علاج و معالجے کے لیے انڈومنٹ فنڈز کے مؤثر استعمال کے حوالے سے تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے محکمے کو درپیش مسائل اور چیلنجز پر بھی روشنی ڈالی دریں اثناء ایکسین واپڈا وریام مجھو نے بجلی کی فراہمی سے متعلق امور پر بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ بجلی کے بلوں کی عدم ادائیگی، مختلف سرکاری محکموں پر بقایاجات، اور لوڈشیڈنگ کے اوقات جیسے مسائل درپیش ہیں۔ اجلاس میں ان مسائل کے حل کے لیے مختلف تجاویز اور اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا ڈپٹی کمشنر ورجندر لعل نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تمام افسران عوامی خدمت کے جذبے کے تحت اپنی ذمہ داریاں دیانتداری اور احسن طریقے سے ادا کریں انہوں نے ہدایت کی کہ کسی بھی شہری کے ساتھ ناانصافی نہ ہونے دی جائے اور عوامی مسائل کے حل کو اولین ترجیح دی جائے انہوں نے سوشل ویلفیئر محکمے کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ انڈومنٹ فنڈز کو شفاف انداز میں استعمال کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مستحق افراد کو علاج و معالجے کی سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ حقیقی معنوں میں عوام کو ریلیف مل سکے مزید برآں ڈپٹی کمشنر نے ایکسین واپڈا کو ہدایت کی کہ علاقے کی ضروریات، شدید گرمی کے موسم اور خاص طور پر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے منصوبوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بجلی کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنایا جائے، تاکہ عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے آخر میں ڈپٹی کمشنر نے تمام محکموں کے افسران پر زور دیا کہ وہ اپنی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور عوامی خدمت کو اپنا اولین مقصد بنائیں۔

بقیہ 32

آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان انفارمیشن کمیشن عوام میں حق معلومات کے قانون سے متعلق شعور اجاگر کرنے کے لیے مختلف اضلاع میں آگاہی پروگراموں کا انعقاد جاری رکھے گا تاکہ زیادہ سے زیادہ شہری اپنے قانونی حق سے آگاہ ہو سکیں۔ تربیتی ورکشاپ کے اختتام پر کمشنر بلوچستان انفارمیشن کمیشن عبدالشکور نے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں اور اس امید کا اظہار کیا کہ شرکاء حق معلومات کے پیغام کو معاشرے کے مختلف طبقات تک پہنچانے میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں گے۔ شرکاء نے حق معلومات کے قانون کے حوالے سے منعقدہ آگاہی نشست کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے بلوچستان انفارمیشن کمیشن کی جانب سے حق معلومات کے قانون کے فروغ کے لیے کی جانے والی کاوشوں کو سراہا۔

بقیہ 33

بلوچستان کے سیاسی اور قبائلی رہنما حاجی شعیب علی خان لہڑی نے کہا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج خصوصاً پاکستان آرمی نے قیام پاکستان سے لے کر آج تک ملک کی داخلی اور خارجی سلامتی کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے سرحدوں کی حفاظت، دہشت گردی کے خلاف آپریشنز، قدرتی آفات کے دوران عوام کی امداد اور قومی سلامتی کو یقینی بنانے میں پاک فوج نے بے شمار قربانیاں دی ہیں ہزاروں افسران اور جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ وطن کا دفاع ان کی اولین ذمہ داری ہے، بعض عناصر پاکستان کو بدنام کرنے اور ملک کو اندرونی طور پر کمزور کرنے کی سازشوں میں ملوث ہیں جنہیں ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملے گا یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں حاجی شعیب علی خان لہڑی نے کہا کہ آج پاکستان مخالف قوتوں کی سب سے بڑی حکمت عملی یہ ہے کہ پاکستان کی ساکھ، وقار اور عالمی تشخص کو نقصان پہنچایا جائے مختلف ذرائع، خصوصاً سوشل میڈیا، جھوٹے پروپیگنڈے، گمراہ کن خبروں اور نفسیاتی جنگ کے ذریعے پاکستان کے ریاستی اداروں پر عوام کا اعتماد کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہیں ان عناصر کا مقصد صرف پاکستان کو بدنام کرنا ہی نہیں بلکہ قومی اتحاد، یکجہتی اور استحکام کو بھی متاثر کرنا ہے تاکہ ملک اندرونی طور پر کمزور ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج، خصوصاً پاکستان آرمی، نے قیام پاکستان سے لے کر آج تک ملک کی داخلی اور خارجی سلامتی کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سرحدوں کی حفاظت، دہشت گردی کے خلاف آپریشنز، قدرتی آفات کے دوران عوام کی امداد اور قومی سلامتی کو یقینی بنانے میں پاک فوج نے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ ہزاروں افسران اور جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ وطن کا دفاع ان کی اولین ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دس سے پندرہ برسوں میں دنیا کے مختلف ممالک کے حالات اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جب کسی ریاست کے دفاعی ادارے کمزور ہو جائیں یا ریاست اپنی رٹ برقرار رکھنے میں ناکام ہو جائے تو اس کی خودمختاری شدید خطرات سے دوچار ہو سکتی ہے۔ عراق، لیبیا اور افغانستان جیسے ممالک نے طویل عرصے تک عدم استحکام، خانہ جنگی اور بیرونی مداخلت جیسے مسائل کا سامنا کیا ان مثالوں سے یہ سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ مضبوط ریاستی ادارے، مؤثر حکمرانی، قومی اتحاد اور عوام کا اعتماد کسی بھی ملک کے استحکام کے لیے نہایت اہم عناصر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بھی موجودہ دور میں روایتی جنگ کے ساتھ ساتھ اطلاعاتی، سائبر اور نفسیاتی جنگ جیسے نئے چیلنجز کا سامنا ہے ایسے حالات میں ضروری ہے کہ قوم ذمہ داری کے ساتھ معلومات کا جائزہ لے، غیر مصدقہ خبروں سے گریز کرے اور اختلاف رائے کو آئین اور قانون کے دائرے میں رکھتے ہوئے قومی مفاد کو مقدم رکھے ایک مضبوط، مستحکم اور ترقی یافتہ پاکستان صرف اسی صورت ممکن ہے جب ریاستی ادارے، حکومت اور عوام مل کر قانون کی حکمرانی، قومی یکجہتی، معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے فروغ کے لیے مشترکہ طور پر کام کریں۔

بقیہ 34

بلوچستان انفارمیشن کمیشن کے زیر اہتمام حق معلومات ایکٹ سے متعلق ایک روزہ آگاہی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں سول سوسائٹی کے نمائندوں، طلبہ اور قانون کے شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کمشنر بلوچستان انفارمیشن کمیشن، عبدالشکور نے کہا کہ حق معلومات کا قانون شفاف، جوابدہ اور عوام دوست طرز حکمرانی کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو سرکاری معلومات تک بروقت رسائی فراہم کرنا ریاستی اداروں کی ذمہ داری ہے، جبکہ معلومات تک رسائی سے نہ صرف عوام کا اعتماد بحال ہوتا ہے بلکہ گورننس کے نظام میں بھی بہتری آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان انفارمیشن کمیشن عوام میں حق معلومات کے قانون سے متعلق شعور اجاگر کرنے کے لیے مختلف اضلاع میں آگاہی پروگراموں کا انعقاد جاری رکھے گا تاکہ زیادہ سے زیادہ شہری اپنے قانونی حق سے آگاہ ہو سکیں۔ تربیتی ورکشاپ کے اختتام پر کمشنر بلوچستان انفارمیشن کمیشن عبدالشکور نے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں اور اس امید کا اظہار کیا کہ شرکاء حق معلومات کے پیغام کو معاشرے کے مختلف طبقات تک پہنچانے میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں گے۔ شرکاء نے حق معلومات کے قانون کے حوالے سے منعقدہ آگاہی نشست کے انعقاد کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے بلوچستان انفارمیشن کمیشن کی جانب سے حق معلومات کے قانون کے فروغ کے لیے کی جانے والی کاوشوں کو سراہا۔

بقیہ 35

صوبائی حکومت کے وژن، کمشنر لورالائی ڈویژن ولی محمد بڑیچ کے احکامات اور چیف آفیسر میونسپل کمیٹی لورالائی محب اللہ بلوچ کی ہدایت اور نگرانی میں شہر بھر میں خصوصی صفائی مہم بھرپور انداز میں جاری ہے۔ شہریوں کو صاف، صحت مند اور خوشگوار ماحول کی فراہمی کے لیے میونسپل کمیٹی لورالائی کا عملہ مختلف علاقوں میں نالوں، گلیوں، برساتی گزرگاہوں اور کچرے کی بروقت صفائی یقینی بنا رہا ہے۔ صفائی مہم کے دوران ملا خدر ٹیک، قبرستان کے برساتی نالے، لیویز لائن، حریف گلی، کامران صاحب ٹپ، ایس ایس پی دفتر، خضدا مسجد، ڈاکٹر سعادت ہسپتال، حنظلہ مسجد، امیر زمان محلہ، اے کیو خان سکول، چکی گلی، جان محمد گلی، کباڑی سکول اور پرانے نادرا دفتر کے اطراف نالوں اور گلیوں کی صفائی کی گئی، جبکہ عوامی شکایات موصول ہونے پر بعض مقامات پر دوبارہ صفائی بھی عمل میں لائی گئی۔ صفائی آپریشن میں ٹریکٹر ٹرالی، سوزوکی اور دیگر مشینری استعمال کی گئی۔ اسی سلسلے میں شہر کے مختلف مقامات پر لگائے گئے درختوں کو باقاعدگی سے پانی فراہم کیا گیا تاکہ شجرکاری مہم کو مؤثر بنایا جا سکے، درختوں کی بہتر نشوونما یقینی ہو اور شہریوں کو سرسبز، صاف ستھرا اور خوشگوار ماحول میسر آئے۔ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی لورالائی محب اللہ بلوچ نے متعلقہ عملے کو ہدایت کی کہ صفائی مہم کو مزید مؤثر بنایا جائے، تمام علاقوں میں بلاتعطل صفائی اور نکاسی آب کے نظام کو فعال رکھا جائے اور شہری مسائل کے فوری حل کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ صفائی برقرار رکھنے میں میونسپل کمیٹی کے ساتھ تعاون کریں، کچرا مقررہ مقامات پر تلف کریں اور اپنے شہر کو صاف، سرسبز اور خوبصورت بنانے میں بھرپور کردار ادا کریں۔

بقیہ 36

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے مطابق شہریوں کو ان کی دہلیز پر معیاری اور بنیادی طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اسسٹنٹ کمشنر جیوانی طارق امام بلوچ نے رورل ہیلتھ سینٹر (RHC) جیوانی کا تفصیلی دورہ کیا۔ دورے کے دوران آر ایچ سی جیوانی کے انچارج ڈاکٹر ادریس بلوچ نے ہسپتال کی مجموعی کارکردگی، دستیاب طبی سہولیات، عملے کی حاضری، ادویات کی فراہمی، مریضوں کو فراہم کی جانے والی خدمات اور ادارے کو درپیش مسائل سے متعلق اسسٹنٹ کمشنر کو تفصیلی بریفنگ دی۔ انہوں نے مسائل کے حل کے لیے درکار اقدامات سے بھی آگاہ کیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے ہسپتال کے مختلف شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا، جن میں او پی ڈی، ایمرجنسی، مردانہ و خواتین وارڈز، لیبارٹری، ایم این سی ایچ سینٹر، نیوٹریشن سینٹر، فارمیسی، ریکارڈ روم اور دیگر طبی سہولیات شامل تھیں۔ انہوں نے مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، صفائی کی صورتحال، ادویات کی دستیابی اور مجموعی انتظامات کا بھی جائزہ لیا۔ دورے کے موقع پر اسسٹنٹ کمشنر نے ڈاکٹروں اور دیگر عملے کی حاضری چیک کی اور ہدایت جاری کی کہ تمام افسران و ملازمین مقررہ اوقات کار کی سختی سے پابندی کریں، مریضوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں اور عوام کو بروقت، معیاری اور بلاتعطل طبی خدمات کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ سرکاری فرائض کی انجام دہی میں کسی قسم کی غفلت یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ بعدازاں اسسٹنٹ کمشنر نے فارمیسی اسٹور کا بھی معائنہ کیا اور ادویات کے ذخیرے، ریکارڈ اور دستیابی کا جائزہ لیا۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت کی کہ لائف سیونگ ڈرگز، ایمرجنسی ادویات اور دیگر ضروری طبی سامان ہر وقت وافر مقدار میں دستیاب رکھا جائے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں مریضوں کو فوری اور مؤثر طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ اسسٹنٹ کمشنر طارق امام بلوچ نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی ہدایات کے مطابق ضلع بھر کے سرکاری صحت مراکز کی مسلسل نگرانی جاری رہے گی اور عوام کو معیاری، بروقت اور بلاامتیاز طبی سہولیات کی فراہمی حکومت بلوچستان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ ہسپتال کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مربوط اقدامات کیے جائیں تاکہ عوام کو مزید بہتر طبی سہولیات میسر آ سکیں۔

بقیہ 37

ڈپٹی کمشنر نصیرآباد ورجندر لعل نے آج مختلف محکموں کے افسران سے تفصیلی بریفنگ لی۔ اس موقع پر ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر عابد علی رند اور ایکسین واپڈا وریام مجھو سمیت متعلقہ افسران موجود تھے اجلاس کے دوران ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر عابد علی رند نے اپنے محکمے کی کارکردگی پر جامع بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ ضلع میں سوشل ویلفیئر کے تحت مختلف فلاحی منصوبے جاری ہیں۔ انہوں نے محکمے میں تعینات افسران و عملے کی تعداد، عوامی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے اقدامات، اور بالخصوص غریب و نادار افراد کے علاج و معالجے کے لیے انڈومنٹ فنڈز کے مؤثر استعمال کے حوالے سے تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے محکمے کو درپیش مسائل اور چیلنجز پر بھی روشنی ڈالی دریں اثناء ایکسین واپڈا وریام مجھو نے بجلی کی فراہمی سے متعلق امور پر بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ بجلی کے بلوں کی عدم ادائیگی، مختلف سرکاری محکموں پر بقایاجات، اور لوڈشیڈنگ کے اوقات جیسے مسائل درپیش ہیں۔ اجلاس میں ان مسائل کے حل کے لیے مختلف تجاویز اور اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا ڈپٹی کمشنر ورجندر لعل نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تمام افسران عوامی خدمت کے جذبے کے تحت اپنی ذمہ داریاں دیانتداری اور احسن طریقے سے ادا کریں انہوں نے ہدایت کی کہ کسی بھی شہری کے ساتھ ناانصافی نہ ہونے دی جائے اور عوامی مسائل کے حل کو اولین ترجیح دی جائے انہوں نے سوشل ویلفیئر محکمے کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ انڈومنٹ فنڈز کو شفاف انداز میں استعمال کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مستحق افراد کو علاج و معالجے کی سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ حقیقی معنوں میں عوام کو ریلیف مل سکے مزید برآں ڈپٹی کمشنر نے ایکسین واپڈا کو ہدایت کی کہ علاقے کی ضروریات، شدید گرمی کے موسم اور خاص طور پر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے منصوبوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بجلی کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنایا جائے، تاکہ عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے آخر میں ڈپٹی کمشنر نے تمام محکموں کے افسران پر زور دیا کہ وہ اپنی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور عوامی خدمت کو اپنا اولین مقصد بنائیں۔

بقیہ 38

ضلع قلات کے علاقے منگوچر میں نامعلوم مسلح افراد نے فیلڈر گاڑی پر اندھادھند فائرنگ کر دی، جس کے نتیجے میں ژوب سے تعلق رکھنے والی دو خواتین جاں بحق جبکہ متعدد مسافر زخمی ہو گئے۔ واقعے کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا، جبکہ پولیس، لیویز، ایف سی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے جائے وقوعہ کو گھیرے میں لے کر حملہ آوروں کی گرفتاری کے لیے سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق فیلڈر گاڑی ژوب سے سفر کر رہی تھی کہ منگوچر کے قریب نامعلوم مسلح افراد نے اچانک فائرنگ کر دی۔ حملے کے نتیجے میں گاڑی میں سوار دو خواتین موقع پر ہی جاں بحق ہو گئیں۔ جاں بحق خواتین کا تعلق ژوب کے علاقے کلی اپوزئی سے بتایا جا رہا ہے، جبکہ متعدد دیگر مسافر زخمی ہوئے۔ ریسکیو ٹیموں اور مقامی افراد نے زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا، جہاں انہیں طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ اسپتال ذرائع کے مطابق بعض زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے اور ضرورت پڑنے پر انہیں مزید علاج کے لیے کوئٹہ منتقل کیا جا سکتا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، لیویز، ایف سی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی۔ سیکیورٹی اہلکاروں نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کیے، علاقے کا محاصرہ کیا اور مختلف مقامات پر سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ پولیس حکام کے مطابق حملے کی وجوہات اور محرکات جاننے کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جائے وقوعہ سے حاصل ہونے والے شواہد کا فرانزک اور تفتیشی جائزہ لیا جا رہا ہے جبکہ عینی شاہدین کے بیانات بھی قلمبند کیے جا رہے ہیں۔ دوسری جانب واقعے کی اطلاع ملتے ہی جاں بحق افراد کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ علاقے کی سیاسی، سماجی اور قبائلی شخصیات نے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حملے میں ملوث عناصر کو فوری گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے مؤثر اور فوری اقدامات کیے جائیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات جاری ہیں، جبکہ زخمیوں کی حتمی تعداد اور حملے سے متعلق مزید تفصیلات سامنے آنے پر عوام کو آگاہ کیا جائے گا۔